بمنہٖ کا تعالیٰ مدظلہ العالی

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

از تصنیف شریف و تالیف لطیف فخر العلما تاج الفضلا
مولانا مولوی حاجی حافظ محمد قطب الدین حسن خدا آشنا

الموسوم

عجالہ نافعہ
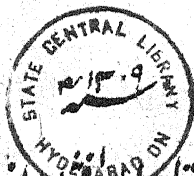
حسب فرمایش سرامد تاجران افتخار اہل زمان افتخار التجار
جناب سید عبدالرزاق صاحب کمسٹ خاص پیچھا یرن حیدرآباد

مطبع عزیز دکن واقع حیدرآباد طبع یافت

قیمت ۸ / ۔
حق تالیف محفوظ ہے
۱۰۰۰ جلد

داء مفصلہ

تقریظ عربی کتبہ الشہیر فی الآفاق
مولوی محمد اسحاق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لعالم الغیب والشہادۃ والشکر لصاحب الرحمۃ
سب تعریف واسطے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے ہی اور شکر واسطے صاحب رحمت
الواسعۃ علی ما نزل الفرقان بالکرامۃ وانطق اللسان
اسبات پر کہ اتنی بڑائی اور عظمت سے قرآن شریف اتارا اور زبان کو
بذکر انعامہ اظہر فی عالم الکون امتنانہ وعم البرایا
اپنی نعمتوں کے ذکر سے گویا کیا عالم دنیا میں اپنا احسان ظاہر کیا اور تمام مخلوق کے
احسانہ فتح ابواب العطیات علی المومنین اوقد مصابیح
واسطے اپنا احسان عام فرمایا کہولے دروازے بخششوں کے ایمان والوں پر اور روشن کیے
العنایات للمسلمین والصلوۃ علی من خص بالعلوم
چراغ عنایتوں کے واسطے مسلمانوں کے اور درود اس شخص پر جو مخصوص ہی ساتھہ علموں اور
والحکم والسلام علی من ہو منبع الجود والکرم بلغ فی
حکمتوں کے اور سلام اس پر جو چشمہ بخشش وکرم کا ہی جو کمالات میں انتہا سے درجہ کو
الکمالات اقصی الغایات ووصل فی الدرجات
پہونچا اور درجات میں انتہا سے مراتب کو پہونچا

مدی النہایات ولنعم ما قیل شعر ما ان مدحت

اور کیا اچھا کہنے والے نے کہا — میں نے اپنے سخن سے محمد کی

محمدًا بمقالتی ✿ ولکن مدحت مقالتی بمحمدٍ - وعلی

تعریف نہیں کی — لیکن محمد کے نام سے اپنے سخن کی تعریف کی اور

آلہ واصحابہ الذین صرفوا ہممہم فی رفع معالم الدین

درود ان کی آل اور اصحاب پر جنہوں نے اپنی ہمتیں دین کے نشان بلند کرنے میں

وبلغوا اقصی الغایات فی العلم والیقین وبعد فیقول العبد

صرف کیں اور جو علم اور یقین میں انتہا کے مدارج کو پہونچ گئے ولیکن بعد حمد وصلوٰۃ کے

المفتقر الی الملک العزیز الخلاق محمد اسحاق ھداہ

کہتا ہے بندہ محتاج بادشاہ عزت والے پیدا کرنے والے کا محمد اسحاق راہ دکھاوے

اللہ سبیل الطوع والوفاق وصانہ عن موجبات الضلال

اسکو اللہ راہ فرمانبرداری اور اتفاق کی اور بچاوے اسکو سببوں گمراہی

والنفاق - لما کانت مسئلۃ الزکوٰۃ من ادق المسائل

اور مخالفت سے پس ہرگاہ تھا مسئلہ زکوٰۃ کا سب مسئلوں سے زیادہ باریک

واکرمہا ومن الطف الضروریات واعظمہا ولعمری

اور سب سے زیادہ عظمت والا اور سب ضروری مسائل سے لطیف اور بزرگترین

ما رایت احدًا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل وما جاء

اور میری جان کی قسم کسی نے ایسا نہیں بیان کیا جس سے بیماری ناواقفی کی دور ہو

واحد منہم بما یعجب الناظر ویفید الناقص والماہر فرتبت

اور پیاسے کی پیاس بجھے - اور علماء میں سے کسی نے بھی ایسا بیان نہیں کیا جس سے دیکھنے والا خوش ہو

عُجَالَةٌ نَافِعَةٌ لِلْخَاصِّ وَالْعَامِّ - وَرِسَالَةٌ فَائِزَةٌ لِلْمَرَامِ مُحْتَوِيَةٌ

تعجب ہو اور نادانوں اور دانا ون کو فائدہ بخشنے پس مرتب ہوا رسالہ عجالہ نافعہ جس کا نام ہی

عَلَى الْعَوَائِدِ الثَّلِيلَةِ - وَحَاوِيَةٌ عَلَى الْفَوَائِدِ الْجَلِيلَةِ

اور جو خاص و عام کو نفع پہونچانیوالا ہی اور وہ رسالہ جو مقصود تک پہونچانیوالا ہی ایسا جو شامل ہے

فَهِيَ أَحْسَنُ التَّحْقِيقَاتِ تَرْتِيبًا وَعُمْدَةُ التَّدْقِيقَاتِ تَهْذِيبًا

سب بڑے چھوٹے فایدون پر اور جو بھرا ہوا ہی بڑے بڑے فائدون سے پس وہ ترتیب کلام میں سب

مُوَصِّلَةٌ إِلَى الْمَقَاصِدِ وَالْمَآرِبِ خَالِيَةٌ عَنِ النَّقَائِصِ وَالْمَعَائِبِ

اچھی تحقیقات ہی اور تہذیب تصنیف میں عمدہ باریکیاں ہی وہ مقصود و مطالب کے طرف پہونچانیوالا ہی

فَفِي كَنْزِ الدَّقَائِقِ وَبَحْرِ الْحَقَائِقِ وَشَمْسِ الْهِدَايَةِ وَعَيْنِ الْعِنَايَةِ

اور ہر طرح کے نقص و عیب سے خالی اور پاک ہی پس وہ رسالہ خزانہ باریکیوں کا دریا حقیقتوں کا ہے

وَدُرِّ الْمُخْتَارِ وَدُرْجِ الْأَسْرَارِ لِلطَّالِبِ فِيهَا الْكِفَايَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَ

آفتاب رہنمائی کا چشمہ مراد و معانی کا ہی پس یہ رسالہ موتی پسندیدہ اور درج کھلتی اسرار کا ہی طالب کو

فِي التَّحْقِيقِ أَقْصَى النِّهَايَةِ رُمُوزُ الْفِقْهِ وَنُكَاتُهَا فِيهَا مُنْسَلِكٌ

اس رسالہ میں کفایت و استغنا ہی اسواسطے کہ تحقیق میں انتہا سے درجہ کو پہونچا ہی اسرار و نکات فقہ کے

وَمَضْبُوطٌ الَّتِي خَلَا عَنْهَا كُلُّ مُخْتَصَرٍ وَمَبْسُوطٍ وُدِعَتْ فِيهَا

اس میں پروئے اور جمع کئے گئے ہیں جن سے سب چھوٹی بڑی کتابیں خالی ہیں اس میں مسئلے

مَا لَمْ يَحْتَوِ عَلَيْهَا الْجَامِعُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا فَهِيَ لِعَطْشَانِ الشَّرِيعَةِ

ہوئے ہیں وہ مسائل جو جامع صغیر یا جامع کبیر میں مذکور نہیں ہیں پس یہ رسالہ شریعت کے

كَانَتْ سَحَابًا مُطِيرًا - كُلُّ صَفْحَةٍ مِنْهَا خَدُّ الْمَحْبُوبِ وَكُلُّ حَرْفٍ مِنْ

پیاسوں کے واسطے ابر بہت برسنے والا ہی ہر صفحہ اسکا رخسار محبوب ہی اور ہر حرف اسکا

حُرُوفُهَا اِنْسَانُ عَيْنِ الْمَطْلُوبِ بَلْ رَوْضٌ مَمْطُورٌ وَمُسْجُورٌ وَ

حروف ہیں سے مردم چشم مطلوب بلکہ باغ ہے جس میں پانی برس رہا ہے اور دریا بہتا

جَوْهَرٌ مَكْنُونٌ مِنْ مَعْدِنٍ مَسْحُونٍ سُطُورُهَا أَنْهَارُ الْجِنَانِ

اور بہہ رہا اور جوہر نفیس ہے کان پُر شدہ کا اس کی سطریں بہشتوں کی نہریں ہیں

وَمَعَانِيهَا خَيْرَاتٌ حِسَانٌ - أَلَّفَهَا إِمَامُ الْبُلَغَا هُمَامُ الْفُصَحَاءِ

اسکے معانی حوران بہشت خوب حسین ہیں اسکو تالیف کیا پیشوائے بلیغان عمدہ وافسر فصیحان

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ بَدْرُ الطَّرِيقَةِ الْعَلَوِيَّةِ

صدر نشین شریعت مصطفوی بدر کامل طریقہ جو منسوب ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

بَقِيَّةُ السَّلَفِ حُجَّةُ الْخَلَفِ شَيْخُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ قُطْبُ

یادگار علما سے متقدمین مستند علمائے متاخرین شیخ اسلام و مسلمانان کے قطب

سَمَاءِ الدِّيْنِ صَفْوَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ نُقَّادُ اَخْبَارِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

آسمان دین برگزیدۂ محدثین پرکھنے والے اخبار سید المرسلین جامع

جَامِعُ الْمَنْقُوْلِ وَالْمَعْقُوْلِ حَاوِي الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ مِشْكٰوةُ

علوم منقول و معقول گھیرنے والے فروع و اصول کے روشنی چراغان

مَصَابِيْحِ الْاِسْلَامِ مُفْتِي شَوَارِقِ الْاَحْكَامِ مَطْلَعُ اَنْوَارِ الزُّهَّادِ

اسلام کے فتوے دینے والے شوارق احکام کے مطلع انوار زہد و تقوے

مَجْمَعُ اَسْرَارِ الْعِبَادَةِ الصَّاحِبُ الْمُكَرَّمُ اَكْرَمُ الصَّوَاحِبِ

مجمع اسرار عبادت صاحب مکرم سب صاحبوں سے زیادہ کریم عجم میں

فِي الْعَجَمِ قُدْوَةُ الْحُفَّاظِ فِي الْاٰفَاقِ صَدْرُ مَجَالِسِ اَهْلِ اللّٰهِ

خلاصہ حافظان قرآن شریف کے عالم صدر نشین مجلسہائے اہل اللہ

بالاستحقاق وحید العصر فرید الدہر نقاد جواہر الشریعۃ

بذریعہ استحقاق کے یکتائے روزگار بے مثل زمانہ پرکھنے والے جواہر شریعت روشن

الغراء ونقاد مصابیح الطریقۃ البیضاء المولانا الاعظم جامع

کرنے والے چراغان طریقت روشن سے ہم سب کے مولا بڑے جامع

العلوم والحکم قاضی الشریعۃ المصطفویۃ سالک مسالک

سب علموں کے اور حکمتوں کے حاکم شریعت مصطفے کے چلنے والے راہ

الحنفیۃ البحر المواج السراج الوہاج المتصف بالفضائل

ابوحنیفہؒ کے دریا موج مارنے والا چراغ روشنی پہنچانیوالا موصوف ساتھ صفت ہائے

العلیۃ المتخلق بالاخلاق الرضیۃ بحر العلوم والحکم کنز

بلند کے متصف ساتھ اوصاف پسندیدہ کے دریا سے علموں اور حکمتوں کے خزانہ

الفیض والکرم البحر المحقق الحبر المدقق رافع اعلام الشریعۃ

فیض و کرم کے دریا سے علوم محقق زمانہ بہت بڑے عالم باریک بین بلند کرنیوالے جھنڈے

الغراء الی الثریا ناصب لواء الملۃ البیضاء الی السماء العلیا

شریعت غراء کے ثریا تک بلند کرنیوالے جھنڈے دین روشن کے آسمان بلند تک

اثمرت اشجار العلم فی عصرہ وغلت قیمۃ الکمال فی دہرہ

درختان علم ان کے زمانہ میں بیش قیمت ہوگیا کمال ان کے عہد میں

حاجی الحرمین زائر القبلتین سید العلماء سند الحکماء

حاجی حرمین یعنی مکہ و مدینہ زیارت کرنے والے قبلتین کے سردار سب علما کے و سند حکما کے

تاج الاولیاء فخر الاصفیاء حضرت محمد المشتہر بقطب الدین

سرتاج اولیاء کے فخر اہل صفاء کے حضرت محمد جو قطب الدین حسن خدا نما کے

خلد ایامنا اتانہ اللہ ذو المنن عن الطوائح والمحن المومن

نام ہے مشہور ہیں محفوظ رکھے ان کو اللہ تعالی صاحب احسان شدت تکلیفوں سے

بدار العلم والعمل فرنگی محل من محلات دار الخلافۃ لکھنؤ

یعنی دار العلم والعمل فرنگی محل از محلات دار الخلافۃ لکھنؤ ہمیشہ کو ذات پاک

لا زال نفسہ المتبرکۃ بین ارباب الکمال محمودا وظلہ علی

ان کے درمیان اہل کمال تعریف کیے گئے اور ہمیشہ ہو سایہ ان کا

رؤس اصحاب الفضل ممدودا ومابرح سحاب فضلہ ممطرۃ

اوپر سرہائے ارباب فضیلت کے دراز وہمیشہ ہو ابر فضل ان کے کا برسنے والا

علی العلمین واقمار رشدہ منیرۃ علی الطالبین وبالجملۃ

اوپر تمام عالم کے اور ہمیشہ ہو چاند ان کے ہدایت وارشاد کا روشن اوپر طالبان کے حاصل کلام

لا یسع الدفاتر احصاء مناقبہ ولا یحصی المحاسب تعداد

یہ کہ ان کے مناقب کی تعداد کو تمام دفتروں میں گنجایش نہیں ہی اور محاسب تعداد تعریف کے

مناقبہ فلا بد علینا ختم الکلام بحمد الملک العزیز العلام

شمار کرنیکی طاقت نہیں رکھتا ہی پس ضرور ہوا ختم کرنا کلام کا ساتھ حمد بادشاہ عزت والے

وبالصلوۃ والسلام علی خیر الانام محمد وآلہ الکرام وصحابہ

و جاننے والے کے اور ساتھ صلوۃ وسلام کے اوپر خیر الانام محمد اوپر ان کے آل بزرگ و صحابہ

العظام

بزرگ

تقریظ نو گزیر خامہ شہرہ آفاق مولوی محمد اسحاق صاحب بنارسی زاد علمہ وقدرہ مرقوم فرمائی

جسقدر شکر وسپاس حضرت احکم الحاکمین کا کیا جاوے بجا ہی جہانتک حمد وثنا جناب احسن الخالقین کے زبان

آسے بیا ہے۔ یچ تو یہ ہے کہ جب گروہ ملائکہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم سے گویا ہو۔ تو اوسکی حمد بقیاس زبان انسان ضعیف البیان سے کیونکر ادا ہو قربان ایسے پروردگار۔ و نثار ایسے داور دادار کے جس نے ایسے ایسے احسان کئے جسکا شمہ بیان نہین ہو سکتا جو زبان پر لائے اور کن کن نعمتون سے ہمکو سرفراز کیا جو حیطہ تحریر مین نہین آسکتا جسکی تحریر کیواسطے قلم اوٹہائے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔ کتنا بڑا احسان ہے کہ جب وجود منظور ہوا۔ سبکے پہلے حقیقت محمدیہ کا ظہور ہوا۔ بعدہ اونہین کے ذات مقدس کی بدولت کل کائنات کی خلقت ہوی۔ اور اوسی سراپا نور کے طفیل سے ہم سبکو روشنی ایمان کی مرحمت ہوئی۔ لفظ کن سے تمام عالم کو بکمن بطون سے منصۂ ظہور پر لایا۔ اور ہمکو اوسی کے امت مرحومہ مین جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ پیدا کیا۔ پہر انتظام ظاہری کیلئے شریعت محمدیہ سے سرفراز فرمایا۔ وصفائی باطن کیلئے علم طریقت کے ذریعہ سے سینون اور دلونکو منور کیا۔ گمراہونکی ہدایت کیلئے علمائے محققین کو انبیائی بنی اسرائیل کے مراتب عطا کئے۔ و تیرہ دلونکی انشراح صدور کیواسطے اولیاء کرام کو قوائی ملکی دئے۔ تمام عالمکو اونکی اطاعت وانقیاد کا حکم دیا اور اپنی اوامر و نواہی سے مامور کیا۔ سرکشونکو عذاب سے ڈرایا۔ و رہیوالونکو رحمت کا مژدہ سنایا۔ کما قال اللہ تعالی فساکتبھا للذین یتقون و یؤتون الزکوۃ۔ کیسے کیسے میٹھی میٹھی باتون سے بڑی بڑی انعامات کا وعدہ کیا۔ اور چھوٹے چھوٹے چٹکادن سے ہمکو طریقہ نجات کا تعلیم کیا۔ اغنیا و اہل نصاب کیواسطے زکوٰۃ کو اقبال و دولت۔ و اموال کی برکت کا وسیلہ بنایا۔ و فقرا و مساکین کیلئے کشایش رزق کا ایک عمدہ حیلہ۔

اما بعد کمترین علمائے آفاق محمد اسحاق بنارسی ارباب دانش و بینش کیخدمت مین عرض کرتا ہے کہ اندنون یہ رسالہ عام فہم اردو زبان مین باحسن اسلوب و ترتیب خوب جناب مخدوم الانام فیض بخش خاص و عام۔ یکتائی روزگار علمائے سابقین ولاحقین کے یادگار زبدہ علمائے محققین عمدہ فضلائے

دقیقین شیخ الاسلام والمسلمین رکن رکین ملة و دین بقیة السلف حجة الخلف واقف حقایق
معقول و منقول کاشف دقایق فروع و اصول افتخار علمائے زمان سرآمد فضلائے
دوران جامع علوم و حکم مخزن فیض و کرم مشہور بلاد قریبہ و بعیدہ صاحب تصانیف
عدیدہ و دانائے رموز حق شناسی و خداداننے پرتو ظلال حضرت محبوب سبحانی سید العلماء
والحکما سید الادبا والاصفیا حافظ قران قطب زمان حضرت مولانا محمد مشہور بقطب الدین
صفا نماے مذہب مین حنفی طریقت مین قادری سکونت مین لکہنوی یادگار علمائے
دار العلم والعمل محلہ فرنگی محل نے لازالت شموس افاضتہ بازغتہ واقمار افادتہ ساطعہ ۔
(کہ ذات بابرکات اونکی سرچشمہ جود و کرم ہے جنکی توصیف مین زبان ناطقہ لال عرصہ عالم
سے معدوم اونکی مثال ہے ۔) باسرع اوقات واعجل ساعات تالیف فرمایا جمہور مسلمین (!)
و دانا و نادان خاص و عام کو اس عجالہ نافعہ سے فیض پہونچایا جس کا جی چاہے اسمین ہاتہہ دہو لے
اسلام کا وہ دریا بہایا اختصار رہ کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا سہولت یہہ کہ نادان اور
بچون نے بہی دیکہا اور سمجہہ لیا یہہ کتاب کیا ہے اسلام کے گلستان ہے یا دین کے
بوستان جسکا ورق ورق جریدۂ گل سطر سطر کا رنامہ سنبل ہی اصول دین مین شاخسار اسلام
سے یہہ چمن ہے شاخہائے فروع مین کہلی لالہ و گل نسرین و نسترن ہی فکر عالی نے کیا رنگ
دیکہایا ہے مضامین عالیہ کو صفحۂ قرطاس پر جمایا ہے سادگی بیان نے طالبونکو دیوانہ
بنایا عروس فکر نے نکہر کر یہہ جوبن دیکہایا نظارگیان بلائین لیتے ہین بے اختیار جانین
دیتی ہین طرز جدید پر جان و دل قربان ہی صفائے ترتیب سے عقل حیران ہی الفاظ
دلنشین ہین معنے بمن لایق صاد کیے وہ نقش بٹہایا کہ الف قامتون نے شغل بائے تحتانی سر
نہ اٹہایا ہر لفظ اوسکا رشک گلہای نسرین و نسترن ہے ہر صفحہ اوسکا غیرت رخسار
خوبان چمن ہے حروف سے سبزہ لہلہاتا ہے سواد خط باران رحمت برساتا

بقبل خامہ ہر جگہ نے روشن سے چھپاتا ہے اگر لطافت عبارت با معانی کے تعریف
لکھون گل مخمل کھلہلائے غنچہ قالین مسکرائے دواند حروف حلقہائے گیسوحور
چین السطور وہ حسن ہین نور علیٰ نور ہے صفائے وروشنی بیان پر نظر چکاچوند
رہتی ہے ہر چند ارادہ کرتے ہی پہ نہین سکتے ہی۔
بالجملہ اس رسالہ کی خوبی بیان سے باہر ہے جس سے واقف ہر دانا و ماہر ہے اور
کیون نہو جسکے مولف صاحب کمال ہندوستان مین یکتا ہی روزگار عدیم المثال ہین
ناظم نازک خیال ناثر شیرین مقال مہر سپہر فصاحت گل بوستان بلاعت علم ظاہر مین
بحر العلوم و ملا حسن ثانی علم باطن مین یادگار حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ۔
غرضکہ مولف و تالیف کے توصیف مین حوصلہ بیان تنگ عقل دور اندیش دنگ ہے
ناچار ع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ٭ کو وردزبان کیا اور حمد وثنا پر ختم
بیان کیا الحمد للہ رب الانام والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام محمد وآلہ واصحابہ الکرام

تقریظ جو اس رسالہ کی باب مین زبدۃ العلما حضرت مولوی محمد خلیل اللہ صاحب حنفی نقشبندی دامت افاضاتہ نے تحریر فرمائی

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ وعلیٰ الہ واحبابہ واصحابہ واولیایہ اما بعد احقر علمائے
شریعت آگاہ حقیقت دستگاہ محمد خلیل اللہ التماس کرتا ہی کہ یہہ رسالہ در باب گواہ
کے زبان اردو عام فہم مین حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قطب الدین جہن
تعالیٰ نے ایسا تالیف کیا کہ مثل اوسکا صحت مسایل وصفائے عبارت و طرز خوب
و اسلوب مرغوب مین دیکھا نہ سنا دریا کوزی مین بندہی یہہ مختصر خاص وعام کا دلپسند
اگرچہ بمقابلہ دیگر تصنیفات مولف مختصر و مبسوط کے جو علوم معقول و منقول مین بزبان

عربی و فارسی و اردو مرتب ہوئی ہین یہہ رسالہ کچہہ ہی نہین ہی مگر حسن طرز پر اس رسالہ
نے جو طرز جدید پایا ہی اوسمین اپنا نظیر نہین رکہتا ہی بعجلت تمام لکہا گیا ذریعۂ نفع خاص و عام
ہوا **عجالۂ نافعہ** واقع مین اسم بامسمی ہے اس سرعت تصنیف مین
صحت مسایل کے یہہ تکمیل مولف کے تبحر کے روشن دلیل ہے مولف درحقیقت
بحر العلوم ہے جسکا نظیر اس زمانہ مین جہان سے معدوم ہے۔

تقریظ جو تحریر حضرت شمس العلما مولانا مولوی عبد الحق صاحب کانپوری دامت برکاتہم

نے تحریر فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ بانکواۃ مین عجیب و غریب طرز پر مرقوم ہوا ہے کہ آجتک مثل اوسکا علمای کبار کے انظار سے
بہی نگذرا ہوگا اور کیونکر نہو مولف اوسکے مولانا و بالفضل اولانا الفاضل اللوذعی العالم
الالمعی مقدام فضلائے زمن المولوی **قطب الدین حسن** متّع اللہ تعالی امتہ محمدیہ
(مصنف — مولانا ہمارے ساتہہ بزرگی کو سب بہتر ہمارے سے — پیشوا فاضلون زمانہ کے)
علی نبینا الصلوۃ والسلام کو اس سے نفع پہونچاوے حررہ السید محمد الشہیر
بعبد الحق العلوی الحسینی ختم اللہ لہ الحسنی وجعل آخرتہ خیرا من الاولی۔

تقریظ رقمزدۂ کلک حضرت مولانا ابو محمد سید امجد علی گیاوی ادام اللہ ظلہ افضالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم والصلوۃ والسلام علی الرسول الکریم وعلی الہ واصحابہ وذریاتہ
وعلینا معہم اجمعین — اما بعد خاکپائے ہر عالم دوسلے ابو محمد امجد علی رنگپوری عرض
کرتا ہی کہ یہہ رسالہ مسمی بہ **عجالۂ نافعہ** جناب مستطاب جامع علوم
دنیا و دین نائب حضرت سید المرسلین واقف رموز حق شناسی و خدا دانی خلیفہ

دیادگار حضرت محبوب سبحانی امام العلما سید الاولیا حاجی حافظ مولانا محمد قطب الدین رحمہ
خدا تعالے نے اردو زبان سلیس عام فہم مین ایسے طرز ترتیب سے تالیف فرمایا
کہ ہر عاقل و نادان حتی کہ طلبہ و صبیان کتاب دیکھی و بے تکلف سمجھ لیے علما
سے کوئی مسئلہ زکوٰۃ کا پوچھنے کی حاجت نہ رہے بڑی بڑی معتبر کتابون تلاش
کرنیکی ضرورت نہ پڑی مسایل مذہب حنفی کی نہایت صحیح و مفتی بہ ہین بالجملہ یہہ رسالہ
بھی مثل اوسکی مولف کے مستند علمائی کبار سے ہے والسلام علے من اتبع الہدی -

العاقبت بالخیر - کتبہ خادم العلما و الصلحا
ابو محمد امجد علی زنگیوری غفر اللہ لہ

تمت بالخیر

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

از تصنیف شریف و تالیف لطیف بحر العلا تاج الفضلا یکتای روزگار علماے
سابقین و لاحقین کے یادگار پیشواے ہر دو سرا مولانا حاجی حافظ محمد قطب الدین خدا نما

الموسوم

عجالۂ نافعہ

۱۳۰۹ھ

حسب فرمایش سرآمد تاجران افتخار اہل زمان جناب وزیر صاحب
بزمان سعید و آوان حمید بتاریخ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۹ ہجری نبوی

در مطبع عزیز دکن باہتمام محمد رفیع الدین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَکرَمَنَا بِالکَرَمِ وَالجُودِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
سب تعریف اللہ کو ہی جسنے ہمکو سرفراز کیا ساتھ کرم وجود کے اور درود اور سلام
عَلٰی مَن خُصَّ بِالمَقَامِ المَحمُودِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہِ الَّذِینَ
اوپر اس شخص کے جو مخصوص ہی ساتھ مقام محمود کے اور اسکی آل و اصحاب کے جنہون نے
بَوَّؤُا فِی ظِلِّ مُحَمَّدٍ وُدِّہٖ اما بعد محمد معروف قطب الدین بن
مولانا مفتی غلام یحییٰ ابن مولانا مولوی غلام دوست ابن مولانا محمد حسن
ساکن دار العلم والعمل فرنگی محل من محلات شہر لکھنؤ التماس کرتا ہی کہ مجھکو باثنای
سفر اتفاق ورود دار الاسلام والخلق والود وبلدہ حیدر آباد کا ہوا
بعض اعزہ احباب نے جنکی خواہش فراتی وارادت قلبی یہ ہی کہ امتثال احکام
الٰہی بے کم وکاست وتسلیم اوامر ونواہی راست راست ہو بمقتضائے
محض اپنے خلوص اسلام ونیز افادہ جمہور انام کے یہ استدعا کی
کہ ایک سالہ درباب زکوٰۃ کے جو رکن اعظم اسلام کا ہی اور جسکا ادا کرنا
ہر مسلمان پر جسمین شرایط موجود اور موانع مرتفع ہون فرض عین ہے
اور جسکا ذکر بتاکید اکید نماز کے ساتھ جسکی پرستش روز حساب کی

تمام احکام سے موعود ہے حضرت احکم الحاکمین واسرع الحاسبین کے کلام مجید و فرقان حمید مین بکثرت موجود ہے زبان اُردو عام فہم مین ایسا تالیف کیا جائے کہ اوسمین کوئی امر ضروری تحریر سے باقی نہ رہجائے اور جزئیات مسائل زکوٰۃ کو آئینہ کر دکھائے ہر چند اس زمانہ مین بسبب پریشانی خاطر و پراگندگی باطن و ظاہر و نہونے طمانینت والعدام جمعیت کے اوسکی تعمیل حیز امکان سے خارج و ہم سالی اسبال طمینان مین خارج ہے لیکن اون حضرات کے خلوص طبیعت و وفور محبت نے ایسا مجبور کیا کہ اونکے انقیاد کلام و انجاح مرام سے گریز نکر سکا باوجود قلت بضاعت و کثرت مزاحمت کے قلم اوٹھایا و باسرع اوقات بعجلت تمام یہ عجالہ نافعہ شرح وقایہ و ہدایہ و بحر الرائق و طحطاوی و در مختار و حاشیہ شامی و فتاوی عالمگیری و مستخلص و قاضی خان و زیلعی و فصول عمادی و بدائع و ظہیریہ و تاتارخانیہ وغیرہ کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مرتب کیا اللہ تعالیٰ جلشانہ و عزبرہانہ طالبان و جمہور علما ناکو اس رسالہ سے مستفید کو ہین کرے راقم کی آرزوے دلی و تمنائے قلبی کافہ انام و جمہور اہل اسلام سے جو اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین و دین و دنیا کا فائدہ اوٹھاوین یہ ہے کہ اس ہیچمیرزی بضاعت کو دعائے خیر سے یاد فرماوین و اگر کسی جگہہ بھول چوک ہو بنظر وفور مرحمت اطلاع و اصلاح سے دریغ نہ فرماوین

واضح ہو کہ یہ رسالہ ایک مقدمہ و دس باب و ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا
ہے مقدمہ مین دو فصلین ہین ۔

پہلی فصل مین ان الفاظ کے معانی شرعی کا بیان ہے جو اس رسالہ
مین مستعمل ہین ۔

دوسری فصل مین زکوٰۃ کے فرض ہونے کا مختصر بیان ہے ۔

باب اول مین زکوٰۃ فرض ہونیکے ان شرائط کا بیان کرے
جو مالک مال نصاب سے متعلق ہین ۔

دوسرے باب مین زکوٰۃ فرض ہونیکی ان شرائط کا بیان ہے جو
خود مال نصاب سے متعلق ہین

تیسرے باب مین زکوٰۃ فرض ہونیکے سبب کا بیان ہے ۔

چوتھے باب مین یہ بیان ہے کہ کس مال مین زکوٰۃ فرض نہین ہے ۔

پانچوین باب مین اس مال کا ذکر ہے جس مین زکوٰۃ فرض ہے اور ان
اشخاص کا بیان ہے جن پر زکوٰۃ فرض ہے ۔

چھٹے باب مین یہ مذکور ہے کہ کس قسم کے مال نصاب مین کس قسم کا
مال زکوٰۃ دیا جاوے ۔

ساتوین باب مین زکوٰۃ ادا کرنیکے وقت کا بیان ہے ۔

آٹھوین باب مین یہ ذکر ہے کہ مال نصاب مین زکوٰۃ کیونکر اور
کن شرائط کے ساتھ ادا کیجاوے ۔

نوین باب مین یہ تذکرہ ہے کہ نصاب اور زکوٰۃ کا کیونکر
حساب کیا جاوے ۔

دسوین باب مین یہ بیان ہی کہ زکواۃ لینے کا کون مستحق ہی و کون نہین ہی زکواۃ کسکو دیجاوے و کسکو نہین ۔

خاتمہ مین ذکر بعض فواید عامہ کا ہی جو زکواۃ و دیگر صدقات سے متعلق ہین و بعض اولٰی فواید کا جو مخصوص ہین ساتھہ دیگر صدقات کے و بعض دیگر فواید متعلق عشر و خراج کے ۔

مقدمہ

فصل اول بیانمین معانی شرعی الفاظ مستعملہ رسالہ کے

الفاظ	معانی
زکواۃ	اپنے مال سے اوس حصہ کا مستحق کو مالک کر دینا جتنا شرع مین مقرر ہی اور جسکا ذکر آیندہ ہوگا بشرطیکہ اوسکو دینا بہ نیت خالص اللہ کے واسطے ۔
مزکی	زکواۃ دینے والا یعنے جو کوئی کہ اپنے مال سے زکواۃ دے ۔
کثیر العیال	جسکی جورو بچے وغیرہ متعلقین جسکا روٹی کپڑا اوس کے متعلق ہی بہت کثرت سے ہون ۔

واجب فرض	جس کام کا کرنا خدا کیطرف سے ضروری ہو اور نکرنے والے پر بہت بڑا گناہ ہے —
مستحق	زکوٰۃ لینے والا یعنی جو شخص اس لائق ہو کہ اوسکو کوئی زکوٰۃ دے —
حرام	ناجائز و نادرست یعنی جس کام کے کرنے سے بڑا گناہ عائد ہوتا ہے —
عاقل	جو مجنون یعنے دیوانہ —
فاتر العقل	جسکی عقل مین فتور ہو مگر جنون کی حدتک نہ پہونچی —
بالغ	جوان یعنی پورے پندرہ برس کا —
نصاب	شرع کے مقرر کئے ہوئے مال کے وہ حد کہ جب مال وہاں تک پہونچے تو زکوٰۃ واجب ہو ورنہ نہین —
نصاب نامی	جو نصاب سال بسال بڑھتی و زیادہ ہوتی رہے جیسے مال تجارت —
نصاب غیر نامی	جو نصاب سال بسال بڑھے نہین جیسے گھر رکھا ہوا یا استعمال کا مال —
حر	جو کسی کا غلام نہو —
مخلوط	ملا ہوا —
سال	چاند کے بارہ مہینہ یعنے ۳۵۴ روز —
مالک نصاب	جسکے پاس نصاب کے قدر مال ہو —
امام	جسکو مسلمانونکی جان و مال پر اختیار حاصل ہو —
باغی	جو مسلمان امام کا حکم نمانے اور بابت امامت کی اوس سے عداوت رکھے

معانی	الفاظ
مال جو اوسکے مالک کی قبضہ مین ہو چاہے اوسکا قرضہ کسی کے ذمہ ہو یا اور طرح پر۔	دین
جمع دین کے۔	دیون
قرضہ۔	مطالبہ
جس کا قرضہ کسی کے ذمہ ہو۔	داین / قرضخواہ
جسکے ذمہ کسی کا قرضہ ہو۔	مدیون / قرضدار
کسی شی کا ایک وقت معین۔	میعاد
شرع کا حاکم۔	قاضی
تیسرے شخص کا مدیون کی طرف سے داین کا اسطرح قرضہ کے بابت اطمینان کر دینا کہ اگر مدیون مذکور قرضہ مذکور ادا نکریگا یا نکر سکے گا تو وہ تیسرا شخص ادا کریگا۔	ضمانت / کفالت
دین کے بابت مدیون کی طرف سے داین کا اطمینان کر دینے والا۔	ضامن یا کفیل
نکاح کیوقت جو نقد یا مال عورت کو مرد نکاح کرنیوالا دیدے یا دینے کا وعدہ قریب یا بعید کرے۔	مہر
مہر جو فوراً عند الطلب ادا کیا جاوے۔	معجل
جو مہر نکاح ٹوٹنے کیوقت یا بعد اوسکے یعنی طلاق یا تفریق یا احد الزوجین کے [illegible]	مہر مؤجل

الفاظ	معانی
طلاق	شوہر کا اپنی جورو کو چھوڑ دینا۔
تفریق	حاکم شرع کا شوہر سے جورو کو چھوڑا دینا
وفات	مرجانا۔
زوج	شوہر۔
زوجہ	جورو۔
احد الزوجین	زوج وزوجہ اندونوں میں سے ایک۔
نفقہ	خرچ خوراک وغیرہ
حاجت اصلی / حوائج ضروری	جن چیزوں سے انسان اپنا نقصان یعنی ضرر دفع کرے یا کر سکے۔
حرفہ	پیشہ۔
آلات حرفہ	پیشہ کے اوزار۔
اہل حرفہ	پیشہ والا شخص۔
مکاتب	جس غلام کو مالک کہدے یا لکھدے کہ تو اپنا دام کما کر بھر دے تو تو آزاد ہے۔
بدل کتابت	اپنا دام جو غلام کما کر مالک کو بھر دے۔
امۃ	لونڈی۔
ام ولد	جس لونڈی کی پیٹ سے مالک کا جائز لڑکا پیدا ہو۔

معانی	الفاظ
جس غلام کو مالک کہدے کہ میری وفات کے بعد تو آزاد ہے۔	مدبر
جس غلام کو اوسکے مالک نے اجازت تجارت کی دی ہو۔	ماذون
رہن یعنی گروکی ہوئے چیز۔	شی مرہون وسی مکفول
گرو کرنے والا یعنی جسنے کوئی چیز کسی کے پاس گرو رکھی ہو۔	راہن
گرو رکھہ لینے والا یعنے جسکے پاس کسی کے کوئی چیز گرو ہو۔	مرتہن
سوداگری کا مال یعنے جس مال کی خرید فروخت کیجاوے۔	مال تجارت
چرائی کا جانور جو گھر باندھکر یا مول کا دانہ گھاس نہ کھلایا جاوے۔	سائمہ
چرائی۔	سوم
بڑے سے بڑے درجہ کا۔	اعلے
کم سے کم درجہ کا۔	ادنے
درمیان کے درجہ کا یعنے اعلے سے کم وادنی سے زیادہ۔	اوسط

معانی	الفاظ
قیمت یا قیمت والی چیز۔	مال
جو سب چیزوں کی قیمت ہو جیسے سونا چاندی روپیہ اشرفی درہم دینار	ثمن
سونا چاندی۔	ثمنین حجرین
جو روپیہ زمین کی اُجرت سالانہ مین جو جوتنے بونے کے واسطے لیگئی ہو عامل کو دیا جاوے۔	خراج
خراج والی زمین یعنے جس زمین پر خراج مقرر ہو۔	زمین خراجی
زمین کے پیداوار کا دسواں حصہ یعنی دسوان حصّہ۔	عشر
جس زمین پر عشر مقرر ہو۔	زمین عشری
جو خیرات دیجاوے فرض ہو یا نفل۔	صدقہ
عید کے روز جو یا گیہوں یا خرما جو مطابق مقرر کئے ہوئے شرع کے دیا جاوے۔	صدقۂ فطر
جس چیز یا نقد کا کسی گناہ شرعی کے عیوض دیا جانا بطور تاوان کے شرع مین مقرر ہو۔	کفّارہ
کسی کو کوئی چیز بلا قیمت دیڈالنا۔	ہبہ
کسیکو کوئی چیز بلا قیمت دیڈالنے والا۔	واہب
جسکو کوئی شخص کوئی چیز بلا قیمت دیڈالے جاوے	موہوب لہ
کسی متوفی کی مال میں اسکی قرابت کو حصہ شرعی معینہ یا غیر معینہ ملنے کا حق	وراثت

الفاظ	معانی
مورث	متوفی جسکے قرابتمند ونکو اوسکی مال سے حصے بحکم شرع تقسیم ہون
وارث	متوفی کا قرابتمند جو اوسکے مال سے بحکم شرع حصہ معینہ یا غیر معینہ پاوے۔
مویشی	جانور چارپائے۔
مال ضمار	جس مال مین مالک کی ملکیت باقی ہو لیکن وہ اوس مال سے فائدہ اوٹھا نہ سکتا ہو۔
مقر	جسکو کسی چیز سے اقرار ہو انکار نہو۔
منکر	جسکو کسی چیز سے انکار ہو اقرار نہو۔
وکیل	جسکو کوئی شخص اپنی طرف سے کسی کام کے انجام دینے کو مقرر کردے۔
موکل	جسنے دوسرے کسی شخص کو اپنے طرف سے کسی کام کرنیکو مقرر کردیا ہو۔
ذمی	کافر مطیع الاسلام جسکو اسلام سے لڑائی وعداوت نہو۔
حربی	کافر جسکو اسلام سے لڑائی اور عداوت ہو۔
نذر	کسی کام کے تعمیل جو کسی کام کے ہونے یا نہونے پر موقوف رکھی جاوے جیسے کوئی کہے کہ میرا فلان کام ہو جائیگا تو دس روزے رکھونگا۔

الفاظ	معانی
مال حلال	مال جائز جو طریق جائز سے کمایا جاوے ۔
مال حرام	مال جو طریق ناجائز سے حاصل کیا جاوے ۔
مال ظاہر	جو مال چھپتا نہین مثلاً سوائم ۔
مال باطن	جو مال چھپ سکتا ہی جیسے نقد و مال تجارت ۔
مال غصب	جو مال چھین کر لیا جاوے ۔
تغلبی ہی تغلب	عرب کے نصاریٰ کی قوم مابین جنکے اور اسلام کے یہ صلح ہوئی تھی کہ اونکی عورتون سے بھی اوتنی ہی زکوۃ لیجاوے جتنی اونکے مردونسے یعنی مال کے دسوین حصہ کا آدہا یعنی بیسوان حصہ اونکے لڑکون کے مال مین زکواۃ نہین کیونکہ اونکے مال سے عشر لیا جاتا ہے مسلمانون کے لڑکون سے دونا ۔
درم	چاندی کا سکہ تول مین ۰۔ جو بھر جسکے ۳ ماشہ اور رتی اور ۱/۵ یا پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے ۔
دینار	سونے کا سکہ تول مین سو جو بھر یعنی ۴ ماشہ و ۴ رتی ۔
مثقال	۱۰۰ جو بھر یعنی ۴ ماشہ ۔
غش	کھوٹا ہی سونے یا چاندی کے یعنی سونا یا چاندی مین اور کسی چیز کا میل جس سے سونا یا چاندی کھوٹی ہو جائے ۔
خالص	سونا یا چاندی بے میل ۔
فقیر	جنکے پاس تھوڑا مال ہو یعنی نصاب نامی سے کم و غیر نامی سے کم یا برابر

الفاظ	معانی
مسکین	جسکے پاس تھوڑا مال بھی نہو ۔
غنی	جسکے پاس نصاب نامی یا زائد ہو ۔
عامل ساعی	جو قبائل مین صدقہ وصول کرتا ہے ۔
دار الحرب	کفار یعنی اسلام کے دشمنونکا ملک ۔
دار الاسلام	مسلمانونکا ملک ۔
فارغ	زائد ۔
نفل	جو کام فرض واجب نہین مگر اسکے کرنے مین ثواب ہے نکرنیمین عذاب نہین ۔
شیخین	امام ابو حنیفہ صاحب و امام ابو یوسف صاحب ۔
صاحبین	امام ابو یوسف صاحب و امام محمد صاحب ۔
اصول	وہ لوگ جنسے کوئی اولاد پیدا ہوئی ہو جیسے مان باپ دادا دادی نانا نانی ۔
فروع	جو لوگ دوسرون سے پیدا ہوئے ہون مثلاً بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی ۔
معاوضہ	عوض و بدلا کسی مال کا یعنی قیمت یا دوسرا مال ۔
عفو	دو نصابون کے درمیان کا مال ۔

معانی	الفاظ
لین دین کا معاملہ یعنی ایک چیز دینا اوسکے عوض دوسری چیز لینا۔	عقد معاوضہ
وہ مال جو اپنے شوہر کو طلاق لینے کو دیوے۔	بدل خلع
عورت کا شوہر سے کچھہ دیکر طلاق لینا۔	خلع
جان سے مار ڈالنا۔	قتل
کسی کو جانسے مار ڈالنے والا۔	قاتل
جسکو کوئی جانسے مار ڈالے۔	مقتول
مقتول کے خونکے بدلے اوسکے قاتل کا بحکم شرع جانسے مار ڈالا جانا۔	قصاص
غلہ وغیرہ جو زمین سے پیدا ہو۔	پیداوار
جو دوسری چیز سے زائد ہو۔	غالب
وہ شریکونکا مال جو دونوں ملکر نصاب ہو اور جدا جدا نصاب نہو۔	نصاب مشترک
مالک غلام آزاد کرنے والا۔	معتق
غلام کا آزاد نہین کرنے والا۔	غیر معتق
جس لفظ سے اوسکی اصلی معنی چھوڑکر دوسری معنی ارادہ کیجاوین	مجاز
ہاشم کے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھی پشت کے دادا تھے) اولاد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابتمند انکی جدی ہی۔	بنی ہاشم

الفاظ	معانی
مستعار	مانگی ہوئی چیز ۔
ساکت	جس غلام کا مالک چپ ہو یعنی اوسنے غلام کو آزاد نکیا ۔

دوسری فصل زکوٰۃ کی فرض ہونیکا بیان

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے مسلمانون پر فرض کیا ہی قرآن شریف مین فرمایا واتوا الزکوٰۃ یعنی اور تم سب لوگ زکوٰۃ ادا کرو پہر ایک نہین ۳۲ آیتونمین اوسکے ادا کرنیکی تاکید فرمائی ۔

حدیث شریف مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادوا زکوٰۃ اموالکم تم سب لوگ اپنے مالون کی زکوٰۃ ادا کرو اور بہت حدیثین اوسکی ادا کی تاکید مین وارد ہین ۔

اجماع امت بہی اوسکے فرض ہونے پر منعقد ہوا ہی ۔

کیونکہ زکوٰۃ چار ارکان عظیم الشان اسلام مین سے ایک رکن اعظم اور جلیل القدر ہی ۔

جسپر زکوٰۃ واجب ہو اور ادا نکرے تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور اگر انکار کرے اور اوسپر اصرار کرے تو کافر ہو جاویگا ۔

مسلمانونکو لازم ہی کہ زکوٰۃ فرض ہونیکے شرائط واسباب دیگر احکام جو اکثر رسالہ مین جمع و تالیف کردی گئے علوم و تکمیل کرین تاکہ قیامت کو حضرت احکم الحاکمین واسرع الحاسبین کے حضور شرمسار و مورد عذاب سوز شمار نہون ۔

پہلا باب شرائط فرضیت زکوٰۃ متعلق ذات مالک نصاب

واضح ہو کہ زکوٰۃ کے واجب ہونیکی پانچ شرطین ہین جس شخص مین وہ شرطین ہونگی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جس شخص مین وہ شرطین نہین زکوٰۃ واجب نہین۔

۱ مالک نصاب کا عاقل ہونا۔

۲ اوسکا بالغ ہونا۔

۳ اوسکا حُر ہونا۔

۴ اوسکا مسلمان ہونا۔

۵ اوسکا یہ جاننا یا جان سکنا کہ اوسپر زکوٰۃ واجب ہی۔

مسئلہ مجنون پر جو عاقل نہین زکوٰۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ نابالغ بچے پر جو بالغ یعنی جوان نہین ہی زکوٰۃ فرض نہین

مسئلہ غلام و لونڈی پر جو حر نہین زکوٰۃ فرض نہین ہی چاہین مکاتب ہون یا مدبر یا ام ولد ماذون یا غیر ماذون۔

مسئلہ کافرون پر زکوٰۃ فرض نہین جبتک مسلمان نہون۔

مسئلہ اگر کوئی مسلمان دار الاسلام کا رہنے والا احکام شرع سے ناواقف یہ نجانتا ہو کہ اوسپر کون کون اعمال فرض ہین یا یہ نجانتا ہو کہ اوسپر زکوٰۃ فرض ہی یا نہین تو یہ نجاننا اوسکے زکوٰۃ ندینے کیواسطے شرعاً عذر قابل قبول نہین ہی اور اس نجاننے سے زکوٰۃ فرض ہونا اوس سے جاتا نہ رہیگا اسواسطے کہ اگرچہ وہ اس امر کو جانتا نہین ہی مگر جان سکتا ہی کسی مسلمان واقف

یا عالم سے دریافت کرکے جو اوسکی واسطے باسانی ممکن ہے ہزارون جاننے والے اوسکو میسر ہو سکتے جنسے وہ باطمینان کافی پوچھہ سکتا ہے البتہ اگر کوئی کافر دار الحرب مین مسلمان ہوا اور بعد اسکے چند سال وہاں رہنے کا اتفاق ہو تو اوسکو زکوٰۃ فرض ہونیکا حال معلوم نہوگا اور نہ اوسکے معلوم ہونے کا اوسکے واسطے کوئی ذریعہ آسان ہے امور شرعی کا وہان چرچا نہین کوئی وہان واقفکار مسلمان نہین جس سے وہ دریافت کرسکے اوسپر زکوٰۃ فرض نہین لیکن اگر اوسکو بھی اوسجگہ کسی جسے زکوٰۃ کے فرض ہونیکا حکم معلوم ہوجائے تو اوسپر بھی زکوٰۃ فرض ہوجائیگی۔

دوسرا باب زکوٰۃ فرض ہونیکے شرایط متعلق بمال

مالمین زکوٰۃ فرض ہونیکے واسطے سات شرطین ہین۔

۱ ہر قسم کا مال اوسکے نصاب کی قدر ہو یعنے نصاب سے کم نہو۔

۲ وہ مال نصاب کا پورا سال بھر مالک کی ملکیت مین رہے۔

۳ وہ مال یا تو نقد یعنی ثمن ہو جیسے چاندی سونا روپیہ اشرفی درم دینار واگر وہ مال مویشی ہون تو جنگل مین بے دام کی چرائی چرین یعنی اوس چرائی کا دام یا محصول کسی سے لیا نہ جاتا ہو اور اون مویشی کے خوراک اوسی چرائی سے ہوتی ہو نہ تو گھر باندھکر کھلائی جاتی ہون ورنہ مول کی چیز اونکو کھلائی جاتی ہو اگر اور قسم کا مال ہو تو اوسمین تجارت کے نیت کرلیگئی ہو۔

واضح ہو کہ جب مالمین یہ شرایط ہون گے اوسمین زکوٰۃ واجب ہوگی۔

تیسرا باب زکوٰۃ فرض ہونے کا سبب

زکوٰۃ فرض ہونے کا سبب ایک ہی وہ یہ کہ مالک نصاب ایسے مال نصاب کا پورے سال بھر پورا مالک رہے جو نامی ہوا اور اوس مالک کے حاجت اصلی اور اوسکے ذمہ کے اوس قرض سے بھی زائد ہو جسکا تقاضا انسانکی طرف سے ہوتا ہے۔

مسئلہ غلام کے پاس مال اگرچہ نصاب بھی ہو اوسپر زکوٰۃ فرض نہین ہی اسواسطے کہ وہ اوس مال کا مالک نہین اوسکے مال کا مالک اوسکا آقا ہے جسکا وہ غلام ہے۔

مسئلہ مکاتب اپنے مال کا اگرچہ مالک ہے مگر پورا مالک نہین ہی بلکہ اوسکے مال مین اوسکے مالک کی ملکیت رہتی ہے جبتک وہ بدل کتابت ادا نکرے اور آزاد نہو جائے اسیواسطے مکاتب پر آزاد ہونیکے وقت تک زکوٰۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ مسکین پر جسکے پاس بالکل مال نہو زکوٰۃ فرض نہین۔

مسئلہ فقیر پر جسکے پاس مال تو ہے لیکن پورا نصاب نہین یا اگر نصاب ہے لیکن نصاب نامی نہین و مویشی چرائی کے بھی نہین زکوٰۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ اگر کسی کو کچھہ مال حاصل ہو جو نصاب ہوا ور نامی بھی ہو اور دو چار یا چھہ مہینہ یا سال سے ایک ہی دن کم گذرا تھا کہ وہ مال ضایع ہو گیا تو زکوٰۃ واجب نہین کیونکہ اوس مال پر پورا سال نہین گذرا۔

مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس مال بقدر نصاب نامی ہو اور سال بھی پورا اوسپر گذر جائے لیکن وہ مال اوسکی حاجت اصلی سے زائد نہو تو بھی زکوٰۃ واجب نہین ہی۔

تشریح

جاڑے گرمی کے کپڑوں سے جاڑے گرمی کی تکلیف دفع ہوتی ہے سکونت کی گہرسے بہے گہور ٹہکانے رہنے سے بہر کی و اسباب سامان بے قید رہنے کی تکلیف دفع ہوتی ہے سواری کے جانور سے پیادہ پا چلنے کے تکلیف دفع ہوتی ہے یہ چیزین وسیواے اسکے اور چیزین جنسے ضرر و نقصان دفع ہوتا ہے وہی حاجت اصلی کے چیزین کہی جاتی ہین ان میں زکوۃ واجب نہین ہوتی ہے ۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ ایسا قرضہ ہو جسکا تقاضا انسان کے طرف سے ہوتا ہے اور اوسکی پاس نقد یا مال وسی قرضہ کے قدر ہو یا اوس سے کم تو اوسپر بہی زکوۃ واجب نہین چاہیے وہ قرضہ خدا کا ہو جیسے زکوۃ یا انسان کا میعادی یا بے میعادی مع کفالت یا بلا کفالت ۔

تشریح

مہر زوجہ کا قرضہ انسان ہے جسکا تقاضہ بہی انسان کی طرف سے ہوتا ہے و علی ہذا القیاس محصول چونگی جو مال پر سرکار گورنمنٹ انگریز یا دیگر والیان ملک کیطرف سے لیا جاتا ہے یا انکم ٹیکس جو ٹیکس آمدنی پر مقرر ہے یا محصولات دیگر قرضہ انسان ہے جسکا متقاضی بہی انسان ہے وزکوۃ اگرچہ خدا کا قرضہ ہے مگر تقاضا اوسکا انسانکی طرف سے ہوتا ہے یعنی امام کیطرف سے ۔

تشریح

سابق مین زکوٰۃ کا امام کیطرف سے تقاضا ہوکر وصول کیجاتے تھے لیکن حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیوقت مین نقدین یعنی سونے چاندی کے زکوٰۃ نکالنا خود مالکون کے سپرد کردیا گیا تاکہ حکام ظالم کے دست درازی سے محفوظ رہین اوسوقت سے اگرچہ زکوٰۃ کا تقاضا بندہ خدا کیطرف سے نہین ہوتا ہے لیکن حکم شرع اصلی امر یہی اگرچہ لبعد ازان وہ جاتا رہا۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ قرضہ قسم مذکور کا ہو اور اوسکے پاس مال اوس قرضہ سے زیادہ ہو تو پہلے اوس مال سے قرضہ مذکور کے قدر منہا کرکے باقی مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر مالک نصاب کے پاس کسی قسم کے نصاب ہو تو قرضہ پہلے اوس قسم کے مال نصاب سے منہا کیا جائے جس قسم سے منہا کرنے مین آسانی ہو۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس روپیہ اشرفی و مال تجارت و مویشی ہون اور ہر ایک ان مین سے نصاب ہو تو قرضہ پہلے روپیہ اشرفی سے منہا کیا جاوے بعدہ مال تجارت سے بعدہ مویشی سے پھر جو کچھہ مال باقی رہجاوے اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر نصاب ہو۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس ایک ہی قسم کا مال کئے جنس کا ہو مثلاً کسی کے

پاس صرف چانور ہون مگر دو جنس کے ہون ایک جنس نصاب ہو تو قرض پہلی اوس جنس کے نصاب سے منہا ہوگا جسکی زکوٰۃ کمتر ہو مثلاً کسی کے پاس چالیس بکریان و ۳۰ گائیں و پانچ اونٹ ہون تو قرض پہلے بکریون سے منہا ہوگا یا اونٹون سے اسواسطے کہ ۴۰ بکریون کے نصاب مین و علی ہذا القیاس پانچ اونٹون کے نصاب مین زکوٰۃ صرف ایک بکری ہو جو کم قیمت ہی بہ نسبت زکوٰۃ ۳۰ گائیں کے جو بچھیرا ایک سالہ ہی۔

واضح ہو کہ یہ تفریق اوسوقت ہی جبکہ امام یعنی والی موجود ہو نہین تو جسمین سے چاہے قرضہ منہا کرے اور جسمین سے چاہے زکوٰۃ دے۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ ایسا قرض ہو جسکا تقاضا انسان کیطرف سے نہین ہوتا ہی جیسے حج یا کفارہ یا نذر جسکا تقاضا کوئی انسان نہین کرتا ہی اور اوسکے پاس مال نصاب اسی قرضہ کے برابر یا اوس سے کم ہی تو زکوٰۃ اوسکے ذمہ سے ساقط نہوگی یعنی زکوٰۃ واجب ہونیکے واسطے نصاب کا فارغ ہونا ایسے قرضہ سے شرط نہین ہی۔

چوتھا باب کس مال مین اور کن اشخاص پر زکوٰۃ نہین

مسئلہ لونڈی غلام پر اگرچہ مکاتب ہون یا مدبر یا ماذون یا اُم ولد و نابالغ و مجنون پر و ناواقف فرضیت زکوٰۃ پر و مسکین و فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین اور اوسپر بھی زکوٰۃ واجب نہین جسکا مال سال گذرنے سے پہلے ضایع ہو گیا ہو اور یہ مذکور ہو چکا ہی۔

مسئلہ اوس قرضدار پر بھی زکوٰۃ نہین ہی جسکی قرضہ کا تقاضا انسان کیطرف سے ہوتا ہے اگر اوسکے پاس مال قرضہ کے برابر یا اوس سے

کم ہو اور اگر زیادہ ہو تو اوسی صورت مین اوسپر زکوٰۃ نہین ہی جب
بعد منہا کرنے اوس قرضہ کے باقی نصاب سے کم رہجاوے ۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس ۲۰۰ درم تہے اور ایک سال پہلے کے زکوٰۃ اوس نے
اوس سال کی ادا نہین کی تو اوسکے ذمہ یہ قرضہ ہے اور اگرچہ یہ قرضہ
خدا کا ہی لیکن اوسکا تقاضی انسان ہی یعنی امام تو جب ۵ قرضہ اوس
۲۰۰ درم سی منہا کردیا جاوے تو ما بعد درم باقی رہجاوے جو نصاب
کم ہی لہذا اوس ۲۰۰ درم پر امسال زکوٰۃ واجب نہین اسواسطے
کہ امسال گویا کہ اوسکے پاس ۲۰۰ درم موجود نہین صرف ما بعد درم مین
جو نصاب سی کم ہین اور پانچ درم اوس ۲۰۰ درم مین خدا کے قرضہ کا
ہی وہ اسکا نہین ہی ۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس اتنا ہی روپیہ ہو جو اوسکے سال بہر کے خرچ
روزمرہ کیواسطے کافی ہو اور کچہہ بچ نہ رہی تو ہرچند وہ کتنا ہی ہو اوسپر
زکوٰۃ واجب نہین ہی ۔

مسئلہ رہنے کے مکانون و لڑائیکے ہتیارون جاڑی گرمی کے کپڑون
و سواریکی جانورون مین زکوٰۃ نہین ہی ۔

مسئلہ اہل حرفہ کے اون آلات حرفہ مین زکوٰۃ واجب نہین جو
بعد کام کرنے کے جیسی کے تیسے رہجاوین مثلاً بڑہی کا بسولا و آرا وسوہا
وغیرہ اور اون آلات مین جو بعد کام کرنے کے باقی نہین رہتے
جیسی دہوبی کے کپڑا دہونیکا صابون واجب ہی ۔

مسئلہ مال نصاب سے کم اور مال عفو مین زکوٰۃ واجب نہین —
مسئلہ مال ضمار مین زکوٰۃ واجب نہین —

تمثیل الف

جو مال کم ہو گئی برس کے بعد ملا ہو اوسمین ایام گم گشتگی کے بابت زکوٰۃ نہین ہے اور اسی طرح اوس مال مین بہی زکوٰۃ نہین جو دریا مین گر گیا ہو و کئی برس کے بعد نکلا ہو —

تمثیل ب

اوس مال پر زکوٰۃ نہین ہے جو چہین کر لیا گیا اور اوسکی چہیننے پر گواہ نہون اور اگر گواہ ہون اور اونکی گواہی کے سبب سے وہ مال مالک کو ملجاوے تو بہی جتنے روز مالک کا اوسپر قبضہ نہین رہا اتنے دنونکے اوسپر زکوٰۃ نہین ہے —

تمثیل ج

چہینے ہوئی جانورونمین زکوٰۃ نہین ہے اگرچہ چہیننے والا مقر ہو —

تمثیل د

اوس مال پر بہی زکوٰۃ نہین جو جنگل مین گاڑا ہو گاڑنیکی جگہ بہول گئی ہو اور بعد کئی برس کے یاد آ گئی ہو —

تمثیل ہ

اوس مال مین بہی زکوۃ نہین ہی جو ایسے شخص کے پاس امانت ہو جسکو مالک پہچانتا نہو —

تمثیل و

اوس مال مین زکوۃ نہین ہی جو کسی کو قرض دیا گیا ہو اور قرضدار نے قاضی کے سامنے حلف کرنے سے انکار کیا ہو اور مالک مال کے پاس گواہ نہون بعد اگر دائن کے پاس اسمضمون کے گواہ موجود ہو جاوین کہ قرضدار نے بعد انکار کے بہت لوگون کے سامنے اپنے ذمہ اوس قرضہ کے واجب الادا ہونے کا اقرار کیا تو اس صورت مین صرف اوسوقت سے زکوۃ واجب ہوگی —

تمثیل ز

اوس مال پر بہی زکوۃ نہین ہی جو ظالم نے بطور تاوان کے مالک سے لے لیا گیا ہو پہر بعد چند سال کے اوسکو ملجاوے —

مسئلہ اگر کسی شخص کے ذمہ مالک کا قرضہ ہو جو منکر ہو تو بقول امام محمد صاحب اگرچہ مالک کے پاس اوسکی گواہی ہو یا قاضی خود اوس قرضہ کو جانتا ہو پہر وہ قرضہ بعد چند سال کے مالک کو وصول ہو جاوے تو ایام غیر وصول کے زکوۃ واجب نہین اور سب پر فتوے ہے —

مسئلہ سوائے چاندی سونے روپیہ اشرفی درم ودینار کے اور مال مین اگر بوقت خرید یا بوقت منعقد ہونے دیگر عقد معاوضہ کے اگر نیت تجارت کی نہ کیجاوے یا کیجاوے لیکن سال بھر وہ نیت قایم نرہے یا کوئی مال بلا معاوضہ ملجائے بذریعہ ہبہ یا وصیت یا وراثت کے اور اوسمین بوقت ملنے کے تجارت کی نیت کیجاوے یا نہ کیجاوے یا بعد تکمیل ہوجانے خرید یا دیگر عقد معاوضہ کے یا درمیان سال مین نیت تجارت کیجاوے تو زکوٰۃ واجب نہوگی ۔

تمثیل الف

اگر غلام بہ نیت تجارت خرید اجاوے اور قبل گذرنے سال کے اوس سے اوس خدمت لینے کی نیت کرلیجاوے اوسمین زکوٰۃ واجب نہین ۔

تمثیل ب

اگر کوئی مال استعمال کیواسطے خرید اجاوے اور درمیان سال مین زوجہ کے مہر مین دیدیاجاوے یا قاتل معتول کے وارثونکو وہ مال بکرخون کے مقدمہ مین صلح کرے یا اوس مال تجارت کے مالک عورت ہو اور بدل خلع مین وہ مال شوہر کو دیدے تو اوسمین زکوٰۃ نہین ہے ۔

تمثیل ج

اگر کسیکو مال وراثت یا وصیت یا ہبہ کے ذریعہ سے ملا ہو اوسمین اگرچہ تجارت کی نیت بھی کرلی ہو تو بھی زکوٰۃ نہین ہے ۔

مسئلہ موتیوںمین اور جواہرات مین زکوٰۃ نہین ہے ۔

مسئلہ جس چیز پر ایک مطالبہ شرعی عاید ہو اوس پر زکواۃ واجب نہین

تمثیل الف

اگر کوئی زمین عشری کو جوتی بوئے اوسکے پیداوار مین اگرچہ تجارت کی نیت کرلی ہو زکواۃ واجب نہین ہے۔

تمثیل ب

اگر کوئی شخص زمین خراجی مول لیوے بہ نیت تجارت اور نہ بووے تو بھی زکواۃ واجب نہین کیونکہ زمین خراجی کسی حالمین خراج سے بری نہین جوتی بوئی جاوے یا نہین اور اوسمین کچھہ پیدا ہو یا نہین۔

تمثیل ج

اگر کوئی غلہ بیج کا بہ نیت تجارت مول سے پھر اوسکو زمین عشری یا خراجی مین بووے اوسمین زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ مویشی اگر دودھ پینے یا نسل بڑہانے کو یا بغرض محض پرورش لئی جاوین و نیت تجارت کی نہ کیجاوے پھر وہ مویشی اگر بیدام کے چرائے چرائے نہ جاوین تو اونپر زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ اگر مویشی بیدام کے چرائے چرائے جاوین یا ایسے جنگل چرائی جاوین جسکا دام لگتا ہے یا بیدام کے چرائے بھی چرین اور دام کی بھی یا بیدام کے چرائی چرین مگر سال کا کمتر حصہ تو بھی زکواۃ واجب نہین۔

تمثیل الف

اگر پورے چھہ مہینے یا زیادہ مویشی گھر باندہ کر کھلائی جاوین تو زکواۃ واجب نہین۔

تمثیل ب

اگر مویشی بہ نیت تجارت خریدی جاوین پھر بعد چندے دودہ پینے یا نسل بڑہانے
کیواسطے مخصوص کیجاوین اور بیدام کی چرائی چرین اور صرف اوسی چرائی پر کفایت
کیجاوے یعنے باندہ کر کھلائی نجاوین تو اوس سال کی زکواۃ واجب نہین کیواسطے
کہ نیت تجارت کی سال بہر پورے قایم نہین رہے اور سال کی درمیان مین بیدام کے
چرائے گئے۔ اور خرید کیگئی سال پورا ہونے کے وقت تک چرائی کا سال پورا
نہین ہوا جس وقت سال ابتدائی تاریخ چرائی سے پورا ہوجائیگا اوس وقت
البتہ زکواۃ واجب ہوگی۔

تمثیل ج

اگر چرائی کی مویشی اندر سال سے بیچڈالی گئی اگرچہ انقضای سال کے ایک دن ہی پہلے
یا مویشیان ہم جنس یا غیر جنس سے بدل ڈالے گئی یا بعوض مال تجارت کے بدلے
گئے اور اوسکے پاس نقد روپیہ کچھہ بھی نہین ہے تو زکواۃ واجب نہین الا اوسکے
معاوضہ پر زکواۃ کا سال تاریخ بدلنے سے نئے سر سے شروع ہوگا۔

مسئلہ مویشیان وقف اور اون مویشیان مین جو فی سبیل اللہ
دی گئی ہون زکواۃ نہین ہے۔

مسئلہ اندہے اور لنگڑے مویشیون مین زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ کہوڑون اور خچرون اور گدہون مین اگرچہ بیدام کی چرائی چرتے ہون زکوٰۃ واجب نہین ۔

مسئلہ کام کرنیوالی مویشیو مین جیسے کہیتی یا کولہو کے بیل زکوٰۃ نہین ۔

مسئلہ اون مویشیو مین زکوٰۃ نہین جو گہر باندہکر کہلائی جاوین بشرطیکہ بہ نیت تجارت خریدی نگئی ہون ۔

مسئلہ بیدام کے چرائی جانورونکی صرف بچو مین زکوٰۃ نہین الا اگر اونکی ساتھہ بڑے بہی ہون تو زکوٰۃ واجب ہی ۔

تمثیل

اگر بیدام چرائی کے جانور سب مرجاوین صرف اونکی بچے رہجادین تو اونمین زکوٰۃ نہین ہے

مسئلہ ہر قسم اور ہر جنس کے نصاب مین لقدر عفو مین زکوٰۃ نہین ہی یعنی دو نصابونکی درمیان جیسا مال ہو اوسمین زکوٰۃ نہین مگر گائی بیل بہ سے آگے ساٹہہ تک مین کہ اوسکا مسئلہ آئندہ بیان ہوگا ۔

مسئلہ اگر نصاب پر سال گذر کر زکوٰۃ اوسمین واجب ہوجائے بعدہ وہ مال ضایع ہوجائے تو اگرچہ مال موجود ہونیکے وقت زکوٰۃ طلب کرنیوالے سی مالک نے ادائی زکوٰۃ کا انکار بہی کیا ہو زکوٰۃ واجب نہین ہی بلکہ ساقط ہے ۔

مسئلہ اگر کسی کو مال قرض یا مستعار دیا گیا یا بالعوض دوسرے مال تجارت کے بدلا گیا پہر وہ گم ہوگیا تو وہ مال ایسا سمجہا جائیگا کہ ضایع ہوگیا اور اوسمین زکوٰۃ واجب نہوگی ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب اپنی مال نصاب مین مال غصبی ایسا ملادے کہ متمیز جدا کرنا غیر ممکن ہو لیکن اوسکے پاس سوا اوس مال مخلوط کے اور اتنا مال نہین ہے

کہ اوسکی ادای دین کو کافی ہو تو زکوٰۃ مال مخلوط مین واجب نہین۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس مال غصبی یا دیگر مال حرام ہو تو اوسپر بابت ادس مالکی زکوٰۃ واجب نہین ہی۔

مسئلہ اگر کوئی غاصب مال غصبی کے زکوٰۃ دی تو درست نہین ہی بلکہ علاوہ اس ناجوازی ادای زکوٰۃ کے وہ غاصب کافر ہو جائیگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال حرام سی فقیر کو بامید ثواب کے خیرات دیوی تو وہ کافر ہی اور اگر فقیر اوسکو حرام جانکر لیوے اور دینے والیکو دعا دیوے اور وہ آمین کہی تو وہ بھی کافر ہو جائیگا۔

مسئلہ تغلب کے لڑکونکی مال مین زکوٰۃ نہین ہی۔

مسئلہ اگر مالک نصاب جسپر زکوٰۃ واجب ہی مرجائے تو اوسکی ترکہ سی اگر وصیت نکر گیا ہو زکوٰۃ نہ لیجاویگی اگر اوسکا وارث کل مال سی زکوٰۃ نہ دیوے۔

مسئلہ جس مالکی زکوٰۃ مشترک ہو درمیان دو یا زیادہ حصہ دار ونکی اوسمین کیسے شریک پر زکوٰۃ واجب نہین۔

تمثیل

اگر ایک شخص اسی بکریونکا مالک ہی مگر اسی آدمیونکی شرکت مین یعنی ہر بکری مین وہ آدھے کا حصہ دار ہی تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہین نہ تو اون اسی آدمیون پر جنمین سے ہر ایک آدھی بکریکا حصہ دار ہے اسواسطے کہ آدھی بکری نصاب نہین اور نہ اوس شخص پر جو اسی بکریونمین آدھی آدھی بکریونکا حصہ دار ہے اسواسطے کہ اگرچہ وہ سب حصے آدھے آدھے بکریون کے جمع کرنے سی چالیس بکریان ہوتین مگر ہر شریک کے حصے سی اوسکا حصہ جدا نہین ہو سکتا ہے اسوجہ سے اوسپر بھی زکوٰۃ نہین ہے

مسئلہ زید نے عمرو کو ہزار روپیہ ہبہ کر کے بعد سال کے پھیر لئے تو زید سے زکوٰۃ ساقط ہو گئی اور عمرو سے بھی زید سے تو اسوجہ سے کہ سال گذشتہ اوس نے وہ روپیہ ہبہ کر دیا وہ اوسکا مالک نہین رہا اور عمرو سے اسوجہ سے کہ اوسکی پاس سے جاتا رہا

حیلہ

جس مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو اوسکے واسطے مسئلہ سابق سے یہ حیلہ پیدا ہوتا ہے کہ مالک نصاب اپنا مال سال گذرنے سے ایک روز پہلے اپنے بیٹے کو ہبہ کر دے و بعد گزرنے سال کے واپس لے تو دونون سے زکوٰۃ ساقط ہے۔

مسئلہ ایسا حیلہ امام محمد صاحب کے نزدیک مکروہ ناپسند ہے۔

پانچوان باب کس مال مین اور کس اشخاص پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ اگر کوئی مال استعمال کیواسطے خریدا جاوے ہر چند اوسمین زکوٰۃ واجب نہین اگرچہ بعد خرید کے تجارت کے نیت بھی کر لیجاوے لیکن اگر اوسکو بیچکر یا اوسکے عوض وہ مال لیا جاوے جسمین زکوٰۃ واجب ہے تو اوسمین زکوٰۃ واجب ہوگی

مسئلہ چاندی سونا درم دینار روپیہ اشرفی و بیدام کے چرائی والے مویشی مین ہر صورت مین زکوٰۃ واجب ہے تجارت کے اوسمین نیت کیجاوے یا نہین اور چاہے انمین سے کوئی شئے مالک کو بذریعہ تجارت کے حاصل ہوئی ہو یا بذریعہ ہبہ یا وصیت یا وراثت وغیرہ لینے چاہے دام دیکر اوس نے پائے ہون یا بیدام کے

مسئلہ جو مال تجارت کے سبب سے خریدا جاوے اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی مال کسیکو بذریعہ وراثت یا وصیت یا ہبہ کے ملا ہو اوسکو اگر نیت تجارت کے بیچ کرے تو اوسمین زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص موتی یا جواہرات کہ جسمین زکواۃ نہین ہے بیچکر اوسکی معاوضہ مین تجارت کی نیت کرلیوے تو زکواۃ واجب ہوگی

مسئلہ اگر زمین عشری بہ نیت تجارت خریدی جاوے اور وہ زمین جوتی بوئی نجاوے تو زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بیج غلہ کا بہ نیت تجارت خرید کرے اور اوسکو اپنی زمین مملوکہ مین بوئے جسمین عشر یا خراج نہین ہے تو پیداوار مین زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ مویشی اگر بہ نیت تجارت خریدی جاوین تو اوسمین زکواۃ واجب ہوگی خواہ بیدام کی چرائی چرین چاہے دام کی یا گھر باندہ کر کھلائی جاوین۔

مسئلہ مویشی اگر تجارت کے سبب سے خریدی نجاوین بلکہ نسل لینے کو یا دودہ پینے کو یا محض پالنے کو بیدام کی چرائی چرائی جاوین تو اوس پر زکواۃ واجب ہوگی بشرطیکہ پورے سال بہر تک یا سال کا زیادہ حصہ یعنے چہہ مہینے سے زیادہ چرائی گئی ہون اور اوسی چرائی پر کفایت کیجاوے گھر باندہکر نہ کھلائی جاوین۔

مسئلہ اگر چرائی کے مویشی سال کے اندر اگرچہ سال سے ایک دن بہی کم بیچڈالے اوسکے ہم جنس یا غیر جنس سوائم یا مال تجارت سے بہ نیت تجارت اور اوسکے پاس اسکے علاوہ نقد روپیہ بہی ہو بقدر نصاب کے تو قیمت سوائم اوس نقد روپیہ کے ساتہ شامل کرکے زکواۃ دیجاویگی تاریخ بیچنے یا بدلنے سے نیا سال شروع نہوگا۔

مسئلہ اگر بعد گذرنے سال کے مال نصاب کچہہ ضایع ہوجائے اور کچہہ باقی رہے تو باقی پر زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال نصاب کو سال گذرنے کے بعد دیدہ و دانستہ ضایع کردے تو ضایع کئے ہوئے مال کی زکواۃ واجب ہے۔

مسئلہ مال تجارت یا بیدام کے چرائی والے مویشی کو مال غیر تجارت سے یا غیر سوائم سے

بدلا کرنا گویا اوس مالکو ضائع کرنا ہی پس اوس مال تجارتی یا سوائم پر بہی زکوٰۃ واجب ہوگی بطور تاوان کے ۔

مسئلہ جو مال تجارتی کسی سے چہین کر لیا ہو یا بوجہ ناجائز دیگر حاصل کیا ہو اوسپر زکوٰۃ نہین دینا چاہیے بلکہ وہ کل مال اپنے سے علیحدہ کرنا چاہین ۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال غصب کیا ہوا اپنے مال سے ایسا ملا دے کہ تمیز و جدا کرنا دونو کا غیر ممکن ہو تو کل مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی امام ابوحنیفہ صاحب کے نزدیک بشرطیکہ مالک نصاب کو رکے پاس ہیں اس مخلوط کے سوا اور اتنا مال ہو کہ اوسکی ادائے دین کیواسطے (اگر کچھہ ہو) کافی ہو ۔

مسئلہ مال مخلوط مذکور یا مال ضائع کیے ہوئے پر زکوٰۃ واجب ہونے کا جو حکم ہی دراصل وہ زکوٰۃ نہین ہی بلکہ زکوٰۃ کا تاوان ہی کیونکہ جو کوئی اپنے مال طیب کے ساتھہ (جسپر زکوٰۃ واجب ہے) مال حرام ایسا ملا دی کہ تمیز و تفریق نہو سکے و علیحدہ کرنا غیر ممکن ہو تو اوسنے گویا کہ مال طیب ضائع کر دیا کیونکہ تعداد صحیح اوسکی معلوم نہین ہو سکتی جسپر زکوٰۃ دیجا دے تو جب وہ مال ضائع کر دیا تو اوسکی زکوٰۃ (جو اللہ کا حق ہی) وہ بہی ضائع کر دیا لہذا اللہ تعالے کیطرف سے اوسپر اوس زکوٰۃ ضائع کی ہوئی کا تاوان عائد کیا گیا جو اوس کل مالکی زکوٰۃ سے زائد نہو ۔

مسئلہ اگر کوئی مالک جسپر زکوٰۃ واجب ہی وصیت کرکے مر جاوے یا اوسکے وارث کل مال سے زکوٰۃ ادا کرین تو وہ لینا جائز ہے ۔

مسئلہ پیشہ والونکے اوزارون مین جو بعد کام کرنے کے خود نہین باقی رہتے ہین بلکہ اونکا اثر باقی رہجاتا ہی زکوٰۃ واجب ہے ۔

مسئلہ اگر کسی کو شک ہو کہ اوسنے اپنے مال کی زکوٰۃ دی ہی یا نہین تو یہ سمجہنا چاہیے کہ نہین دی ہی اسوجہ سے احتیاطاً زکوٰۃ دینا چاہیے ۔

چھٹواں باب کس قسم نصاب میں کس قسم کی زکوٰۃ دینا چاہیے

مسئلہ اگر مال نصاب میں عین و دین دونون ملے جلے ہون تو زکوٰۃ مین عین دینا چاہیے۔

مسئلہ عین کی زکوٰۃ مین دین دینا درست نہین اسیطرح دین کی زکوٰۃ مین بہی دین دینا درست نہین الا جب کل دین ساقط کردیا جاوے۔

تمثیل

زید مالک نصاب کا دوسو درم قرضہ عمرو کے ذمہ واجب الادا ہے جو محتاج ہے اوسمین پانچروپیہ زکوٰۃ کا ہوا اور زید نے اپنا بالکل قرضہ دوسو درم عمرو کے ذمہ سے ساقط کردیا یعنی کل دوسو درم عمرو کو معاف کردیا بس یہ معاف کردینا بہی درست ہے اور زید کے ذمہ سے زکوٰۃ بہی ساقط ہوگئی واگر زید صرف پانچروپیہ زکوٰۃ کا عمرو کے ذمہ سے ساقط کردیتا اور مابقیہ درم اوسکے ذمہ واجب الادا باقی رکہتا تو معاف کرنا درست ہوجاتا لیکن اوسکے ذمہ سے زکوٰۃ دوسو درم کے ساقط نہوتی زید کو پانچروپیہ خیرات کرنے کا ثواب ہوتا لیکن زکوٰۃ ادا نہوتی زکوٰۃ مین پانچ درم پہر سے دینا پڑتا کیونکہ زکوٰۃ مین مستحق کو وہ مال دینا چاہیے جو اوسکو زیادہ نفع دیتا ہو اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ عین بہ نسبت دین کے محتاجون کو زیادہ نفع دیتا ہے۔

حیلہ

اگر زید کو منظور ہو کہ دین کی زکوٰۃ نقد نہ دے اپنے قرضہ ہی مین سے منہا کر دے تو صورت مذکور مین پانچ درم نقد عمرو کو بہ نیت ادائے زکوٰۃ کے دے پہر وہ درم اپنے دیئے ہوئے عمرو سے اپنے قرضہ مین لے لیوے۔

مسئلہ مکان یا دوکان یا اراضی یا مویشی وغیرہ کا کرایہ جبتک واجب الادا ذمہ کرایہ دار نہو اوسوقت تک مالک کی ملکیت اوس کرایہ مین نہین ہے جس تاریخکو واجب الادا ہو جاوے اوسی تاریخ مالک کی ملکیت بہ نسبت اوسکے پیدا ہو جاتی ہے پہر اگر وہ کرایہ وصول ہو جاوے تو وہ عین ہے نہین تو دین بہر نوع وہ کرایہ تاریخ واجب الادا کو مالک کی ملکیت مین داخل ہو جاتا ہے اور جسطرح عین و دین کی زکوٰۃ دینے کا قاعدہ ہے اوسی طرح اوسکی زکوٰۃ دیجاویگی۔

تشریح

کرایہ مکان یا دوکان وغیرہ کا اگر ماہواری ہو تو مہینہ گذرنے کیوقت واجب الادا ہوتا ہے اور اگر سالانہ ہو یا اراضی کا کرایہ ہو جسکو لگان کہتے ہین سال گذرنے پر واجب الادا ہو جاتا ہے۔ اگر بطور قسطبندی موعود ہو تو قسط گذرنے کیوقت واجب الادا ہوتا ہے بالجملہ کرایہ یا لگان وغیرہ کے ادا کرنے کا کرایہ دار یا اسامی سے جسطرح اقرار ہو مطابق اوس اقرار کے واجب الادا ہوتا ہے قبل حاصل ہونے ملکیت مالک کے یعنی قبل تاریخ واجب الادا کے اوسپر زکوٰۃ واجب نہین ہوتی ہے زکوٰۃ کا سال کرایہ تاریخ واجب الادا سے شروع ہو جاتا ہے تاریخ تقرر کرایہ سے نہین پہر اگر اوسی تاریخ کو وصول ہو جاوے تو عین کی زکوٰۃ کیطرح اور اگر باقی پڑتا جاوے تو دین کی زکوٰۃ کیطرح اونہین شرائط کے ساتھہ سال کا حساب کر کے سال پورا ہونے پر اوسکی زکوٰۃ دیجاوے۔

مسئلہ مال نصاب مین زکوٰۃ دینی کو اوسی مال کا ایک حصہ اوسکو جو شرع نے
مقرر کر دیا ہے یعنی چاندی سونے مین چالیسوان حصہ اور مویشیون مین جو اور
حصص یا اور چیز زکوٰۃ دینے کو شرع مین ٹہرائی گئی ہو اور جسکا مذکور آئندہ ہو گا
دینا چاہئے۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ مین اوسکی قیمت دیجاوے تو اوس نرخ کے مطابق دیجاوے
جسدن زکوٰۃ واجب ہوئے یعنے جس روز سال پورا ہوا نہ اوس دن کے نرخ سے
جسدن زکوٰۃ یا قیمت اوسکی دیجاوے۔

مسئلہ زکوٰۃ مین قیمت دیجانیکی صورت مین قیمت اوس شہر کے نرخ سے
دیجاوے جس شہر مین مال ہو و اگر جنگل مین مال ہو تو اوس شہر کے نرخ سے
جو اوس جنگل کے قریب ہو جہان ہے۔

مسئلہ اگر نصاب مین ہر طرح کا یعنی ہر درجہ کا مال ہو تو اوسط درجہ کا مال زکوٰۃ
مین دینا چاہئے و اگر کل مال اعلےٰ درجہ کا ہو تو زکوٰۃ مین اعلےٰ ہی درجہ کا
مال دینا لازم ہے۔

مسئلہ اگر نصاب مین اوس عمر کا جانور یا اوس صفت کا مال نہو جو واجب
یا ہو مگر دیا نجائے تو ادنے درجہ کا جانور یا مال دیا جاوے مع قیمت
جانور یا مال واجب کے یا اعلےٰ درجہ کا جانور دیا جاوے اور جانور یا مال واجب
کم قیمت کی کمی اوس مستحق سے جسکو زکوٰۃ دیجاوے پھیر لیجاوے۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ مین چار بکریان اوسط واجب ہون لیکن تین ایسی موٹی
بکریان دیجاوین جنکی قیمت چار اوسط بکریونکی برابر ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ چاندی کی زکوٰۃ مین چاندی اور سونے کی زکوٰۃ مین سونا دینا درست
ہے لیکن اگر چاندی کی زکوٰۃ جسقدر ہو اوسے قدر قیمت کا سونا دیا جاوے

یا سونے کی زکوٰۃ مین جسقدر سونا ہو اوسکی قیمت کی چاندی دیجا وے تو جائز ہے

مسئلہ اگر چاندی یا سونے مین کسی چیز کا میل مثل تانبی وغیرہ کے ہو پس اگر چاندی یا سونا اوس غش یعنی میلونے پر غالب ہو تو اوس سونے یا چاندسے مغشوش یعنی میل کی ہوئی کا حکم وہی ہے جو خالص سونے یا چاندی کا ہے اوسکی زکوٰۃ واجب ہونے مین نیت تجارت کی شرط نہین واگر اوس سونے یا چاندی کے غش یعنی میلونے سے وہ چاندی یا سونا غالب نہو بلکہ وہ غش ہے غالب ہو تو اوسکا حکم مثل دیگر مال کے ہے اوسکی قیمت سونے یا چاندی سے لگا کر جیسا مال تجارتکی قیمت لگائی جاتی ہے زکوٰۃ دیجا وے اور اوسکی زکوٰۃ واجب ہونے کے واسطے نیت تجارت کی شرط ہے و نیز اگر غش چاندی یا سونے پر غالب ہو تو اگر وہ چاندی یا سونا ایسا ہو کہ اگر اوس سے غش جدا کیا جاوے تو وہ چاندی یا سونا کم سے کم نصاب ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی واگر نصاب نہو بلکہ کم ہو تو اگر مالک کے پاس اوسقدر کمی پورا کرنیکے قدر اور مال ہو تو کمی پوری کرکے اوسپر زکوٰۃ دیجا وے یا اگر جس چاندی یا سونے کا غش اوسپر غالب ہو اور وہ چاندی یا سونا مغشوش قیمت رائج الوقت ہوا ور وہ اوس نصاب کے برابر ہو جسپر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو بہی زکوٰۃ سونے یا چاندی سے واجب ہوگی یعنی چاندی یا سونا زکوٰۃ مین دیا جاوے۔

مسئلہ اگر سونے یا چاندی کا غش سونے یا چاندیکی برابر ہو تو بہی چاندی یا سونے سے اوسکی زکوٰۃ دیجا وے احتیاطاً۔

مسئلہ اگر سونے اور چاندیکا میل ہو تو اگر سونا چاندسے زیادہ ہی تو وہ سونا ہے واگر چاندی سونے سے زائد ہی تو وہ چاندی ہے۔

ایسی صورتین اگر اوسمین کا سونا نصاب کو پہونچے تو زکوٰۃ کل سونے کی دیجاوے
و اگر چاندی نصاب کو پہونچے تو اوسکی زکوٰۃ چاندی سے دیجاوے ۔

تشریح

سونے و چاندی کی میل کی تین صورتین ہین ایک یہ کہ سونا غالب ہو دوسری یہ کہ
چاندی غالب ہو تیسرے یہ کہ دونو برابر ہون اور ہر ایک مین ان تینون صورتونمین
چار چار صورتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ ہر ایک اس چاندی و سونے مخلوط سے
بقدر نصاب ہو دوسرے یہ کہ فقط سونا بقدر نصاب ہو تیسرے یہ کہ فقط چاندی
بقدر نصاب ہو چوتھی یہ کہ کوئی بھی ان دونومین بقدر نصاب نہو پس تین کو
چار کے ساتھہ ضرب کرنے سے بارہ صورتین پیدا ہوتی ہین ان بارہ صورتونمین
سے چھہ صورتونمین وسمال مغشوش کا حکم سونے کا ہے و ایک صورتمین چاندی کا
حکم ہی اور تین صورتونمین زکوٰۃ ہی واجب نہین ہے اور دو صورتونتین محض
احتمالی ہین اونکا وجود نہین بلکہ غیر ممکن ہین ۔
واضح ہو کہ وہ چھہ صورتین جسمین چاندی و سونے مخلوط کا حکم سونے کا ہے یعنے
مخلوط بمنزلہ سونے کے ہے حسب ذیل ہین ۔

۱ چاندی و سونے کا میل و غالب سونا اور دونومین سے ہر ایک بقدر نصاب
۲ چاندی و سونے کا میل و غالب چاندی و ہر ایک بقدر نصاب ۔
۳ چاندی و سونے کا میل دونون برابر و ہر ایک بقدر نصاب ۔
۴ چاندی و سونیکا میل و غالب سونا و فقط سونا بقدر نصاب ۔
۵ چاندی و سونیکا میل و غالب چاندی و فقط سونا بقدر نصاب ۔
۶ چاندی و سونیکا میل و غالب چاندی و فقط سونا بقدر نصاب ۔

وایک صورت جسمین مخلوط کا حکم چاندی کا ہے یہ ہے کہ سونے وچاندی کا میل اور غالب چاندی وفقط چاندی لبقدر نصاب ہے ۔

وہ تین صورتین چاندی وسونے مخلوط کے جسمین زکواۃ واجب نہین ہے حسب ذیل ہین ۔

۱ سونے وچاندی کا میل وغالب سونا وکوئی بہی نصاب نہین ۔

۲ سونے وچاندیکا میل وغالب چاندی وکوئی بہی نصاب نہین ۔

۳ سونے وچاندیکا میل ودونون برابر وکوئی بہی نصاب نہین ۔

وہ دو صورتین چاندی وسونے مخلوط کے جو غیر موجود بلکہ ناممکن ہین حسب تفصیل ذیل ہے ۔

۱ سونے وچاندی کا میل وغالب سونا وفقط چاندی لبقدر نصاب کے

۲ سونے وچاندیکا میل ودونون برابر وفقط چاندی لبقدر نصاب کے

ساتوان باب زکواۃ ادا کرنے کا وقت

مسئلہ سال جسوقت پورا گذرجاوے زکواۃ ادا کرنا فوراً واجب ہے بلا عذر دیر کرنے سے مزکی گناہگار ہوتا ہے اور اوسکی شہادت شرعاً جائز نہین ہوتی ہے یعنی وہ شرعاً مردود الشہادت ہوجاتا ہے ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب بر درمیان سال ہین قرضہ ہوجاوے بعدہ قبل گذرنے سال کے ادا بہی ہوجائے لیکن اگر قرضہ مال کے برابر ہو یا زیادہ تو سال زکواۃ کا اوسوقت سے شروع ہوگا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا واگر قرضہ مال سے کم ہو تو اوسقدر مال کا سال (جتنا قرضہ کے برابر ہے) اوسوقت سے شروع

ہوگا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا اور جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہی یعنی جسقدر قرضہ مال سے کم ہے اوسیقدر مالکی زکوٰۃ کا سال اوسی تاریخ سے شروع ہوگا جس تاریخ مال حاصل ہوا یعنے قرضہ کو اوسکے بتدیل تاریخ مین کچھہ دخل ہی نہین ہے -

تشریح

جب مالک نصاب کے پاس مال بہی ہو اور درمیان سال مین اوسکے ذمہ کچھہ قرضہ بہی ہو جاوے تو اوسکی تین صورتین ہین -

۱ جسقدر مال اوسی قدر قرضہ -

۲ مال قرضہ سے زیادہ -

۳ مال قرضہ سے کم -

تینون صورتونمین قرضہ کی قدر مالکی واسطے شرعاً یہ حکم ہے کہ گویا اوتنا مال ضائع ہو گیا مالک کی ملکیت مین نہین رہا پس پہلے و تیسرے صورتمین شرع یہ حکم دیتی ہی کہ مال جسپر زکوٰۃ بعد سالکی واجب ہوتی درمیان سال مین بالکل ضائع ہوگیا اور اوسکی زکوٰۃ مالک کے ذمہ سی ساقط ہوگئی پہر جب قبل پورے ہونے سالکی وہ قرضہ جب ادا ہو جائے اوسوقت شرع یہ حکم دیتی ہے کہ گویا وہ مال اب اوسکو از سر نو حاصل ہو گیا پس اوسی تاریخ ادا ہو جانے قرضہ سی اوس مال کے زکوٰۃ کا سال شروع ہو گا جس تاریخکو وہ قرضہ اوسکا ادا ہوا یعنے وہ مال گویا اب اوسکو حاصل ہوا اور دوسرے صورتمین یہ حکم ہے کہ قرضہ کیسقدر گویا مال ضائع ہوا اور باقی موجود ہے تو جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہے اوسقدر مالکی زکوٰۃ ادا کرنیکا سال اوسیوقت سے شمار کیا جائیگا جس تاریخکو وہ حاصل ہوا تھا اور جسقدر مال (قرضہ کے قدر) بمنزلہ ضائع ہونیکے ہے اوتنا مال گویا بوقت ادا ہونے

قرضہ کے حاصل ہوا تو اوسقدر مال کے زکوٰۃ کا سال قرضہ کے ادا ہونیکی تاریخ سے شروع ہوگا ۔

تمثیل

زید کو ۸۰۰ درم یکم محرم سنہ ۱۳۱۵ ہجری کو حاصل ہوئے دیکم رجب سنہ ۱۳۱۵ ہجری کو زید ۸۰۰ درم یا ۱۰۰۰ درم یا ۶۰۰ درم کا قرضدار ہوگیا پہر یکم شوال کو وہ قرضہ ادا ہوگیا تو پہلے دو صورتو نمین ۸۰۰ درم کے زکوٰۃ کا سال یکم شوال سنہ ۱۳۱۵ سے شروع ہوگا اور اوسکا ادا کرنا بعد یکم شوال سنہ ۱۳۱۶ ہجری کی واجب ہوگا اور تیسری صورتمین ۲۰۰ درم کیواسطے تو سال ادائے زکوٰۃ کا یکم محرم سنہ ۱۳۱۵ ہجری کو شروع ہوگا اور یکم محرم سنہ ۱۳۱۶ ہجری کو اوسکا ادا کرنا واجب ہوگا اور ۶۰۰ درم کے زکوٰۃ کے ادا کا سال یکم شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری سے شروع ہوگا اور یکم شوال سنہ ۱۳۱۶ ہجری کو زکوٰۃ واجب الادا ہوگی ۔

مسئلہ اگر مویشی بہ نیت تجارت کے خریدی جاوین اور ہنوز اوسکی خرید کو سال سال نہ گذرا ہو اور درمیان سال مین نیت تجارتکی موقوف کرکے بیدام کی چرای چرائی جاوین تو سال ادائے زکوٰۃ کا شروع چرائی کی تاریخ سے شروع ہوگا جسوقت چرائی کا سال پورا ہو جائیگا اوسیوقت زکوٰۃ واجب ہوگی ۔

تشریح

اس مسئلہ کی صورتمین جانورونمین دو قسم کی زکوٰۃ کا احتمال ہے ۔

۱ بوجہ نیت تجارت کے تجارت کی زکوٰۃ ۔

۲ بوجہ بیدام کے چرای کے چرای کے زکوٰۃ ۔

پہلی زکوٰۃ اسوجہ سے ساقط ہی کہ پورے سال بھر نیت تجارت کی قایم نہین رہی پس پھر اگلی زکوٰۃ صرف اوسکے ذمہ واجب ہوگی اور اوسکا سال تاریخ آغاز پھراسی سے شروع ہوگا۔

مسئلہ جو مال مالک کو درمیان سال مین حاصل ہو اگرچہ بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت کے پس اگر اوسکے پاس اور مال اسکے سیوا پہلے سے رہا ہو تو تو اس مال جدید کے زکوٰۃ اوسکے ہمجنس مال کے ساتھہ ملا کر اوسی سال کی ختم ہونے کیوقت جو مال سابق کا سال ہی دیجاویگی اس مال جدید کا سال تاریخ وصول اس مال جدید سے شمار نکیا جاویگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص پہلے سے مالک نصاب ہو یعنی یا تو پہلے سے اوسکے پاس کچھہ بھی مال نہو یا ہو مگر نصاب کی قدر نہو تو جسوقت اوسکو مال جدید حاصل ہو یا جسوقت یہ مال جدید مال سابق سے ملکر پورا نصاب یا زائد نصاب سے ہوجاوے اوسوقت سے زکوٰۃ کے سال کا حساب شروع ہوگا اور اوسیوقت سے حساب کر کے جسوقت سال پورا ہوجائیگا زکوٰۃ واجب ہوگی۔

تمثیل

زید کو یکم محرم سنہ ۱۳۰۶ کو ۲۰۰ درم حاصل ہوئے اور آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ مذکور تک ۱۰۰۰ درم ہوگئے اسطور پر کہ ۵۰۰ درم صفر مین ۱۰۰۰ درم ربیع الاول مین و ۱۰۰ درم ربیع الثانی مین ۴۰۰ درم جمادی الاول مین اوسکو ملے اور اسی طرح متفرق دراہم اوسکو ملتے گئے کہ آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری تک

۱۰۰۰ پورے ہوگئے تو ہر رقم وصول شدہ کا سال علیحدہ تاریخ وصول اوس رقم سے شمار نکیا جاویگا بلکہ پہلی رقم ۲۰۰ درم نصاب ہے جس تاریخکو اوسکا سال پورا ہوگا مثلاً آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۲۶ ہجریکو اوسی تاریخکو سب قوم کا سال پورا ہونا سمجھا جاویگا اور سب قوم ملاکر شروع محرم سنہ ۱۳۲۶ کو زکوۃ سب ۱۰۰۰ درم کے بشرطیکہ سب شرایط اوربہی موجود ہون اور کوئی مانع نہو ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر شروع محرم سنہ ۱۳۲۶ ہجری مین اوسکے پاس کچھہ نہین تہا یا تہا لیکن ۲۰۰ درم سے کم تہا مثلاً ۱۰۰ درم تھے اور صفر مین کچھہ نہین ملا پہر ربیع الاول مین اوسکو ۱۰۰ درم ملے تو پہلی صورت مین اب بہی اوسکے پاس نصاب کی قدر نہین ہوا اسوجہ سے ربیع الاول سے بہی زکوۃ کا سال شروع ہوگا اور دوسری صورت مین اوسکے پاس ۲۰۰ درم ہوگئے اب وہ ربیع الاول مین نصاب کا مالک ہوگیا لہذا ربیع الاول سے زکوۃ کا سال شروع ہوگا اب بعد اسکے آخر صفر سنہ ۱۳۲۷ تک جسقدر رقوم متفرق اوسکو حاصل ہوجاوین اوسی آخر صفر سنہ ۱۳۲۷ ہجری تک رقوم ایسے رقم ۲۰۰ کے ساتہہ حساب کرلیجاوین اوسمین سے بعد منہائے قرضون اور مصارف ضروری کے جو بچے اوسمین یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۷ ہجری سے زکوۃ ادا کرنا واجب ہوگا اور پہلی صورت مین مثلاً اوسکو ربیع الثانی مین ۲۰۰ درم ملے تو اس مہینہ مین اوسکے پاس نصاب پوری ہوگئی پس اس صورت مین جسقدر رقوم اوسکو آخر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۷ ہجری تک حاصل ہوگئے ہون آخر ربیع الاول مذکور تک جمع کرکے شروع ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ مین زکوۃ ادا کرے ان کل دراہم کا سال یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ ہجری سے شروع ہوگا اور ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ مین اوسکی زکوۃ واجب ہوگے

اس تاریخکو یہ سب رقوم یکجا کرکے کل کے زکوٰۃ یکجا ادا کیجاوے۔
مسئلہ دوکانات ومکانات واراضی وگاڑی وگھوڑے وغیرہ اشیائے
کرایہ کے کرایہ ماہواری یا سالانہ قسطبندی یا بلاقسطبندی کے زکوٰۃ کا بھی
یہی حکم ہے یعنی وہ زر نقد ہی کہ سال مین متفرق وصول ہوتا ہے اسی مسئلہ سے
اوسکی زکوٰۃ کا مسئلہ بھی سمجھا جاسکتا ہے۔
مسئلہ اگر شروع سال مین مالک نصاب کے پاس پورے نصاب ہو مگر
درمیان سال مین کم ہوجائے اور آخر سال مین پھر پوری ہوجاوے تو
نقصان درمیانی کا اعتبار نہین تاریخ اول وصول اوس مال نصاب سے
سال زکوٰۃ کا شروع ہوگا۔
مسئلہ اگر کسی کے پاس مال نصاب ہو لیکن سال کے درمیان مین یعنے
قبل گذرنے سال کے ضایع ہوجاوے تو اگر اصل مال نصاب ضایع
شدہ مین سے کچھ بھی ہاتھ لگ جاوے پس اگر کچھ اور مال اگرچہ بذریعہ ہبہ
یا وصیت یا وراثت کے حاصل ہو تو اس مال جدید کو اوسی مال ضایع شدہ
ہاتھ لگے ہوئے کے ساتھ ملا کر اوسی کے سال پورا ہونے کے وقت
زکوٰۃ دیجاوے نہین تو اس مال جدید حاصل شدہ کا سال بھی جدید ہوگا
یعنی اوسکے حاصل ہونے کے تاریخ سے جب سال پورا ہوجائیگا تو اوسوقت
زکوٰۃ واجب ہوگی۔
مسئلہ اگر مالک نصاب کے پاس نقد اور سوائم ہون اور وہ نقد کے
زکوٰۃ ادا کرکے اوس نقد سے سوائم خریدے تو ان سوائم خریدہ کے
زکوٰۃ اوسکے سوائم کے ساتھ نہین ملائی جاویگی بلکہ اون سوائم نوخرید کے
زکوٰۃ کا سال اونکی خرید کے تاریخ سے شروع ہوگا اوس کے پورے ہونے کا

وقت اوسکی زکوٰۃ واجب ہوگی ۔

مسئلہ اگرکسی کے پاس ایسے دو نصاب ہون جنکی زکوٰۃ ایک ساتھہ نہین دیجاسکتی ہی یعنے اونکی زکوٰۃ اداکرنے کا سال ایک نہین ہے پس اگر درمیانمین سال کے اور کوئی مال اوسکو حاصل ہوجاوے تو اوس مال جدید کے زکوٰۃ اوس مالکی زکوٰۃ کے ساتھہ میلا کردینا چاہیے جسکا سال اون دونون سے پہلے گذرجائے ۔

مسئلہ مالک نصاب کو لازم ہے کہ ہر نصاب کا منافع اوسی مال کے ساتھہ ملاکر زکوٰۃ دیوے جسکے ساتھہ اوسکا اصل مال ملاکر زکوٰۃ دی ہے اور اوسکی زکوٰۃ کے اداکا وہی وقت ہے جو اصل کے زکوٰۃ اداکرنے کا وقت ہی

مسئلہ اگر کوئی مالک نصاب غلہ یا پہل کے زکوٰۃ جو زمین عشری یا خراجی مین نہین بلکہ اپنی زمین مملوکہ مین بو یا یا لگا یا گیا ہو قبل اوگنے یا پہلنے کے اداکردے تو جائز ہی ۔

مسئلہ دین کے زکوٰۃ ہی جبکہ وہ نصاب ہوا اور اوسپر سال گذرگیا ہو فوراً سال گذرتے ہی واجب ہوجاتی ہے لیکن اوسکا اداکرنا فوراً واجب نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے وصول ہونے پر اور اوسے وصول ہونیکے ترتیب سے واجب ہوتا ہی ۔

تشریح

دین تین قسم ہین ۔

۱ دین قوی وہ دو دین ہین ایک قرضہ ذمگی کسی قرضدار کے دوسرا معاوضہ مال تجارت کا جو کسی کے ذمہ باقی ہو ۔

اوسکا یہ حکم ہی کہ ہر چالیس درم وصول ہونیکے وقت ایک درم ادا کیا کرے یعنی جب چالیس درم وصول ہونیکے نوبت پہونچے تب ایکدرم زکوٰۃ ادا کرے پھر جب اور چالیس درم وصول ہونیکے نوبت آوے پھر ایک درم ادا کرے اسی طرح جب بالکل دین وصول ہو جاویگا تب بالکل زکوٰۃ ادا ہو جائیگی ۔

۲ دین متوسط یعنی دین قوی سے قوت مین کمتر اور دین ضعیف سے قوت مین زیادہ وہ معاوضہ مال غیر تجارتی کا ہی جو کسی کے ہاتھ بیچا گیا ہو اور قیمت اوسکی خریدار کے ذمہ باقی ہو مثلاً سوا مٔ کے قیمت یا خدمت کے غلام کے قیمت یا استعمال کے حمرونکی قیمت جو خریدار کے ذمہ باقی ہے اوسکی زکوٰۃ اسطرح ادا کیجاوے کہ جب ۲۰۰ درم وصول ہونے کے نوبت پہونچے تب پانچ درم ادا کرے اسی طرح ہر ۲۰۰ درم وصول ہونیکے وقت پانچ پانچ درم ادا کیا کرے جبتک بالکل دراہم وصول ہو جاوین اور بالکل زکوٰۃ ادا ہو جاوے ۔

۳ دین ضعیف جو کسی مال تجارتی یا غیر تجارتی کا معاوضہ نہو مثلاً زوجہ کا مہر یا بدل کتابت یا بدل خلع ۔

اوسکی زکوٰۃ اوسوقت دینا چاہیے جب اوس دین مین سے دوسو درم وصول ہو کر تاریخ وصول سے سال گذر جاوے الا اگر مالک دین ضعیف کے پاس بوقت وصول ہونے دوسو درم کے اور بھی مال ہو اور اوس مال کے زکوٰۃ کے ساتھ اس دوسو درم وصول شدہ کے بھی زکوٰۃ قبل گذرنے

سال کے دیوے تو خواہ نخواہ گذرا تنا سال کا ان دین کے زکوٰۃ ادا کرنیکے واسطے ضرور نہین ہی -

استثنا

اس مسئلہ کے حکم سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اگر دیون مذکورہ دیون مذکورہ اکٹھ شت وصول ہو جاوین تو بھی زکوٰۃ بطور اقساط مذکورہ ادا کرے -

مسئلہ اگر عورت ۱۰۰۰ درم مہر کے پاوے اور بعد سال کے اوسکو نصف مہر یعنی ۵۰۰ درم بوجہ طلاق قبل صحبت کے پھیر دینا پڑے تو ۵۰۰ درم پھیر دیئے ہوئے کی زکوٰۃ اوس عورت کے ذمہ رہیگی اگر اوس عورت نے اوسکی بھی زکوٰۃ ادا کر دی ہو تو وقت پھیرنے ۵۰۰ درم کے نصف زکوٰۃ کے پھیر پانیکے شوہر سے مستحق ہوگی -

آٹھوان باب نصاب کی زکوٰۃ کیونکر اور کن شرائط کے ساتھہ دیجاوے

مسئلہ مال تجارت کی قیمت چاندی یا سونے کے ساتھہ جو مالک کے پاس ہو ملاکر ایک ساتھہ حساب کر کے زکوٰۃ دیجاوے -

مسئلہ زکوٰۃ کے حساب کے واسطے چاندی کی قیمت سونے کے ساتھہ اور سونے کی قیمت چاندی کی قیمت کے ساتھہ ملاکر حساب کیا جاوے امام ابوحنیفہ صاحب کے نزدیک -

تمثیل

اگرکسی کے پاس ۱۰۰ درم اور ۱۰ دینار ہون اور دس دینار کی قیمت ایکسو چالیس (۱۴۰) درم ہون تو دونون کے قیمت ملا کر ۲۴۰ درم ہوے جسکی زکوٰۃ چھہ درم واجب ہونگی ۔

مسئلہ اگر دو شریکون کے حصے جدا جدا نصاب ہون اور دونون ملکر زکوٰۃ دین تو جسقدر ایک شریک کو دوسرے شریک سے زیادہ دینا پڑا ہو اوتنا دوسرے شریک سے پھیر لیوے ۔

تمثیل

زید اور عمرو کے پاس بالاشتراک ۱۲۳ بکریان ہین زید کے ۴۱ بکریان ہین جو ۱۲۳ کی ایک تہائی ہے اور عمرو کے ۸۲ بکریان ہین جو ۱۲۳ کے دو تہائی ہے اور دونون حصے جدا جدا ہی نصاب ہین پہلے ۴۱ بکریونمین نصاب بکریونکی (۴۰ بکریان) پوری کر کے ۱ بکریان عفو ہین کیونکہ دوسرے نصاب (۱۲۱) کی حد تک نہین پہونچی اور دوسری ۸۲ بکریون مین بکریونکی نصاب (۴۰ بکریان) پورے کر کے ۴۲ بکریان عفو ہین کیونکہ بکریون کے دوسرے نصاب (۱۲۱) کے حد تک نہین پہونچی بہر نوع دونون حصون مین جدا جدا زکوٰۃ ایک ایک بکری ہے پس دونون نے زکوٰۃ بشرکت دو بکریان دین پس زید دو تہائی زکوٰۃ کا عمرو سے واپس کرے اور عمرو ایک تہائی عمرو سے پھیر لیوے ۔

تشریح

زید کا حصہ ایک تہائی ہے تو اوسکے پورے حصہ کی زکوٰۃ کے ایک تہائی ہونا چاہیے

اور عمرو کا حصہ دو تہائی ہو تو اوسکے حصہ کی زکوٰۃ بھی پوری زکوٰۃ کی دو تہائی
ہونا چاہیے پس گویا کہ دو بکریون کا ایک تہائی زید کیطرف سے دیا گیا اور
دو تہائی عمرو کیطرف سے دیا گیا تو مال مشترک مین سے زید کا زکوٰۃ مین ایک
تہائی گیا اور عمرو کا دو تہائی تو عمرو دو تہائی زکوٰۃ کا زید کو دے اور عمرو کا
زکوٰۃ مین دو تہائی گیا کیونکہ اوسکا حصہ مال کا دو تہائے تھا تو پوری زکوٰۃ
مین سے یعنی دو بکریون سے دو تہائی عمرو کیطرف سے دیگئی ایک تہائے بچا
جو زید کیطرف سے دیا گیا تو زید ایک تہائی عمرو کو دے پس دو تہائی زکوٰۃ کا یا قیمتی
یعنی زید کا عمرو کے ذمہ ہوا اور ایک تہائے یا قیمتی عمرو کا زید کے ذمہ قرار
پایا لہذا زید کے یا قیمتی دو تہائی سے عمرو کا یا قیمتی ایک تہائی منہا کرکے بقیہ
ایک تہائی بکری کا دام زید عمرو سے پھیر لیوے تو دونون کے حصونکی زکوٰتین
دونونکی حصونکے برابر ہوجاوینگے ۔

مسئلہ اگر دو شریکونمین سے ایک کا حصہ نصاب ہو نہ دوسری کا حصہ تو
تو صرف اوسی شریک پر زکوٰۃ واجب ہوگی جسکا حصہ نصاب ہے ۔

مسئلہ مالک نصاب کو چاہیے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے وقت یا اپنے مال
نصاب سے زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے جدا کرنے کے وقت نیت ادائے زکوٰۃ
کی کرلیوے یا جب تک وہ مال زکوٰۃ دیا ہوا مستحق کے پاس یعنی جسکو زکوٰۃ
دی ہو اوسکے پاس موجود ہو ضائع یا صرف نہ ہوا ہو نیت کرلیوے ۔

مسئلہ اگر مالک نے زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے کسی وکیل کو دیا اور وکیل نے بلا نیت
مستحق کو دیدیا تو یہ فعل موکل اور وکیل کا بمنزلہ نیت کے ہوجاوے گا
اور زکوٰۃ کا ادا کرنا درست ہوگا ۔

مسئلہ اگر مالک مال زکوٰۃ کسی ذمی کو دے اس غرض سے کہ وہ مستحقون کو

پہونچا دے اور وہ ذمی مستحقونکو بہ نیت یا بلا نیت ادا کردے تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر مالک مال نے زکوٰۃ وکیل کو دیکر کہا کہ یہ صدقہ نفل ہی یا میرے ذمہ کا کفارہ یا نذر ہی یعنی زکوٰۃ نہین ہی پھر قبل اسکے کہ وکیل وہ مال مستحق کو دے مالک نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

مسئلہ اگر کئی مالکان نصاب ایک شخص کو اسواسطے وکیل کرین کہ اونکے زکواتین مستحقونکو پہونچا دیوین اور وہ بلا اجازت موکلون کے سب کو اونکو ملا کر بلا تفریق مستحق یا مستحقونکو دیڈالے تو موکلونکی طرف سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی بلکہ مستحقون پر وکیل کا احسان ہو گا اور مالہائے زکوٰۃ موکلون کیے وکیل کو ڈانڈ دینا پڑیگا اور موکل لوگ پھر سے اپنے اپنے زکوٰۃ دین۔

مسئلہ اگر موکل کیطرف سے وکیل اپنا روپیہ زکوٰۃ مین دیدے تو درست ہی بشرطیکہ یہ نیت ہو کہ وکیل اپنے موکل سے وہ روپیہ پھیر لیگا اور موکل کا روپیہ اوسکی تحویل مین موجود بھی ہو اگر موکل کا روپیہ وکیل سے اوٹھ گیا ہو یا موکل سے وہ روپیہ پھیر نے لینے کے نیت نہو تو اوس روپیہ کا ادا کرنا موکل کیطرف سے درست نہو گا۔

مسئلہ اگر مالک مال اپنا کل مال خیرات کر دے تو زکوٰۃ اوسکے ذمہ سے ساقط ہو جاویگی اور اگر اوسنے یہ نیت کی کہ وہ کل روپیہ کسی نذر کے ایفا یا کفارہ یا کسی صدقہ واجب کے ادا مین دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہوگی زکوٰۃ اوسکے ذمہ باقی رہجاویگی وہی صدقہ ادا ہو گا جسکی نیت کی ہو گی اور اگر مالک تھوڑا مال خیرات کر دے تو طرفین کے نزدیک اوس خیرات کیے ہوئے جزو مال کی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی امام ابو یوسف صاحب

نزدیک نہین ۔
مسئلہ اگر باغیان یا سلاطین ظالم مال ظاہری کے زکوٰۃ مالک مال سے جبراً لیوین تو مالک نصاب کو زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنی نہ پڑیگی اور یہ جبراً لے لینا زکوٰۃ کا بمنزلہ ادا کے سمجھا جائیگا بشرطیکہ وہ جبراً لینے والے مال زکوٰۃ کو اوسی کام مین صرف کرین جو زکوٰۃ کا مصرف شرعمین مقرر ہی ورنہ وہ دینا درست نہوگا اور مالک کو پہر سے زکوٰۃ دینا پڑیگی مگر خراج کا حکم اسکی خلاف ہے ۔
مسئلہ اگر باغیان یا شاہان ظالم مال باطنی کے زکوٰۃ جبراً لیوین تو دینا درست نہین دوبارہ زکوٰۃ دینا واجب ہوگا ۔
مسئلہ اگر امام یا مستحق زکوٰۃ مالک نصاب سے زکوٰۃ زبردستی سے لیوین تو بہی مالک کو دوبارہ زکوٰۃ دینا پڑیگا وہ دینا کافی نہوگا ۔
مسئلہ اگر مالک نصاب اسواسطے قید کیا جاوے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے ہاتھ سے دیدے اور وہ دے بہی دیوے تو یہ دینا درست ہے دوبارہ زکوٰۃ دینا نہ پڑیگا ۔

نوان باب نصاب زکوٰۃ کا حساب

نصاب و زکوٰۃ دو قسم ہین ایک نصاب و زکوٰۃ سوائم دوسرے نصاب و زکوٰۃ اموال اگرچہ سوائم بہی اموال مین مگر اموال سے ماسیواے سوائم کے مراد لیا گیا ہے ۔

زکوٰۃ سوائم

واضح ہو کہ چرائی کے جانور بہت قسم ہین مگر جنمین زکوٰۃ واجب ہو صرف تین جنس ہین۔

۱ اونٹ ۲ گائے ۳ بکری۔

پہلی جنس اونٹونکی نصاب وزکوٰۃ

اونٹون کے نصاب کم سی کم پانچ اونٹ ہین اور زکوٰۃ کم سے کم ایک بکری پس ہر پانچ اونٹون پر ایک بکری زکوٰۃ ہو (۲۴) اونٹون تک پھر (۲۵) اونٹونمین ایک اونٹنی یکسالہ ہے (۳۵) اونٹون تک (۳۶) اونٹون مین ایک اونٹنی دوسالہ ہی (۴۵) اونٹون تک (۴۶) اونٹونمین ایک اونٹنی سہ سالہ ہے (۶۰) اونٹون تک (۶۱) اونٹونمین ایک اونٹنی چہار سالہ ہے (۷۵) اونٹون تک (۷۶) اونٹونمین دو اونٹنی دوسالہ ہین (۹۰) اونٹون تک (۹۱) اونٹون مین دو اونٹنیان سہ سالہ ہین (۱۲۰) اونٹون تک حسب فہرست ذیل۔

پہلی فہرست

شمار	نصاب		زکوٰۃ
	کہاں سے	کہاں تک	
۱	۵	۹	۱-بکری
۲	۱۰	۱۴	۲-ایضاً
۳	۱۵	۱۹	۳-ایضاً
۴	۲۰	۲۴	۴-بکری
۵	۲۵	۳۵	۱-اونٹنی یکسالہ
۶	۳۶	۴۵	۱-اونٹنی دوسالہ
۷	۴۶	۶۰	ایک اونٹنی سہ سالہ
۸	۶۱	۷۵	ایک اونٹنی چہارسالہ
۹	۷۶	۹۰	۲-اونٹنی دوسالہ
۱۰	۹۱	۱۲۰	۲-اونٹنی سہ سالہ

واضح ہو کہ نصاب کے مد کی ذیل مین فہرست ونیز فہرستہائے مابعد مین دو مد گئی ہین ایک مد مین لکہا ہی (کہاں سے) دوسری مین لکہا ہے (کہاں تک) پس (کہاں سے) کی ذیل مین نصابون کے نام ہین اوسکے مقابل (کہاں تک) کی ذیل مین جو رقم لکہی ہی اوسمین اوسقدر جو اوسکے مقابل (کہاں سے) کی ذیل کی رقم ہے اوتنا ہی نصاب ہی اور اوس سے جسقدر زیادہ ہے عفو ہی مثلاً پہلی رقم مین (۵) تو نصاب ہی اور (۹) مین سے (۵) تو نصاب ہی اور (۴) باقی عفو ہے دوسرے شمار مین (۱۰) تو نصاب ہی اور (۱۴) مین (۱۰) تو نصاب ہی (۴) عفو ہے۔

مسئلہ (۱۲۰)-اونٹون کے آگے دوسرا حساب نصاب وزکوٰۃ کا شروع ہوگا یعنی یہ حساب دوسرا (۱۲۱) سے اسطور پر شروع ہوگا کہ ہر (پانچ) اونٹون پر معہ (۱۲۰-اونٹون کے) (ایک بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنیون کے) (۱۵۰) اونٹون تک اور (۱۵۰)-اونٹو مین

۲ سہ سالہ اونٹنیان ہین حسب فہرست ذیل۔

دوسری فہرست

شمار	نصاب		زکواۃ
	کہاںسے	کہانتک	
۱	۱۲۵	۱۲۹	ایکبری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۲	۱۳۰	۱۳۴	۲ بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۳	۱۳۵	۱۳۹	۳ بکری معہ دو سہ سالہ اونٹنی
۴	۱۴۰	۱۴۴	۴ بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۵	۱۴۵	۱۴۹	۱ یکسالہ اونٹنی معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۶	۱۵۰	+	۳ سہ سالہ اونٹنی

مسئلہ ۱۵۰ اونٹون کے آگے پہر تیسرا حساب نیا شروع ہوگا یہ ہر (۵ اونٹونمین معہ (۱۵۰) کے) ایک بکری معہ ۳ اونٹون سہ سالہ کے اور ہر (۲۵ اونٹونمین معہ ۱۵۰) ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۳ اونٹون سہ سالہ کے اور ہر (۴۶ اونٹون مین معہ ۱۵۰ کے) ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۳ سہ سالہ اونٹنیون کے اور (۱۹۶ اونٹون سے ۲۰۰ اونٹون تک) ۴ سہ سالہ اونٹنیان حسب فہرست ذیل

تیسری فہرست

شمار	نصاب کہان سے	نصاب کہان تک	زکوٰۃ
۱	۱۵۵	۱۵۹	ایک بکری معہ ۳ سالہ اونٹنی
۲	۱۶۰	۱۶۴	۲ بکری معہ ایضاً
۳	۱۶۵	۱۶۹	۳ بکری معہ ایضاً
۴	۱۷۰	۱۷۴	۴ ۔ معہ ۔ ایضاً
۵	۱۷۵	۱۷۹	ایکسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۶	۱۳۶	۲۴۵	دوسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۷	۱۹۶	۲۰۰	۴ سالہ اونٹنی

مسئلہ بعد ۲۰۰ اونٹون پہر نیا حساب شروع ہوگا جیسا اوس
(۵۰) مین حساب کیا ہی جو بعد (۱۵۰) کے ہے حسب ذیل یعنی بعد
(۵ - اونٹونمین معہ ۲۰۰ کے ایک بکری معہ ۴ سہ سالہ اونٹنیون کے)
اور (۲۲۵) مین ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۴ سہ سالہ اونٹنیون کے
اور (۲۳۶) - مین ایک دو سالہ اونٹنی معہ ۴ سہ سالہ اونٹنیون کے
اور (۲۴۵) مین ۲۵۰ ایک ۵ سہ سالہ اونٹنیان

چوتھی فہرست

شمار	نصاب کہا سے	نصاب کہاں تک	زکوٰۃ
۱	۲۰۵	۲۰۹	ا بکری معہ ۴ سہ سالہ اونٹنی
۲	۲۱۰	۲۱۴	۲ - معہ - ا ایضاً
۳	۲۱۵	۲۱۹	۳ - معہ - ا ایضاً
۴	۲۲۰	۲۲۴	۴ - معہ - ا ایضاً
۵	۲۲۵	۲۳۵	ایکسالہ اونٹنی معہ ۴ ایضاً
۶	۲۳۶	۲۴۵	ا دوسالہ اونٹنی معہ ۴ ایضاً
۷	۲۴۶	۲۵۰	۵ سہ سالہ اونٹنی

مسئلہ (۲۵۴) کے بعد ویساہی حساب شروع کیا جاوے جیسا (۲۰۰) کے بعد (۲۵۰) مین کیا ہے حسب فہرست ذیل۔

پانچوین فہرست

شمار	نصاب کہا سے	نصاب کہاں تک	زکوٰۃ
۱	۲۵۵	۲۵۹	ا بکری معہ ۵ سہ سالہ اونٹنے
۲	۲۶۰	۲۶۴	۲ - معہ - ایضاً
۳	۲۶۵	۲۶۹	۳ - معہ - ایضاً
۴	۲۷۰	۲۷۴	۴ معہ - ایضاً
۵	۲۷۵	۲۸۵	ایکسالہ اونٹنے معہ ۵ ایضاً
۶	۲۸۶	۲۹۵	ا دوسالہ اونٹنی معہ ۵ ایضاً
۷	۲۹۶	۳۰۰	۶ سہ سالہ اونٹنے

اسی طرح سے حساب بعد (۲۰۰) اونٹ کے کیا جاوے اور جسقدر اونٹ
ہون اسی طرح کا حساب کیا جاوے۔
مسئلہ اونٹ کی زکواۃ مین مادہ دیا جاوے اسواسطی کہ مادہ کے
قیمت نر سے زیادہ ہوتی ہے اور اوسمین مستحقین کا نفع زیادہ ہے اور
اگر اونٹ کی زکواۃ مین نر دیا جاوے تو مادہ کے قیمت بہنیتی یا زیادہ
کر دیجاوے۔

جنس دویم گائے

مسئلہ گائے بیل اور بہینس اور بہینسا ایک جنس شمار کیجاتے ہین لہذا
انکا حساب ایک طرح کا ہوگا حسب فہرست ذیل۔

چہٹی فہرست

شمار	نصاب کہانسے	نصاب کہانتک	زکواۃ
۱	۳۰	۳۹	ا بچہڑا ایکسالہ
۲	۴۰	۵۹	ا بچہڑا دوسالہ
۳	۶۰	۶۹	دو بچہڑا ایکسالہ
۴	۸۰	۸۹	۲ بچہڑا دوسالہ
۵	۹۰	۱۲۰	۳ بچہڑا ایکسالہ

مسئلہ اسطرح حساب کیا جاوے کہ ہر (۳۰) گائے مین ایک بچھیڑا یکسالہ زیادہ کر دیا جاوے اور ہر (۴۰) گائے مین ایک بچھیڑا دو سالہ۔

مسئلہ (۴۰) گائے کے آگے (۶۰) تک زکوٰۃ معاف نہین جیسا سب جنسون مین درمیان دو نصابون کے عفو ہوا اور جیسا گائے مین بھی درمیان اور دو نصابون کے عفو ہے سیوائے مابین (۴۰) اور (۶۰) کے یعنی چالیس سے اگر ایک زیادہ ہو یعنی (۴۱) ہون تو زکوٰۃ ایک بچھیڑا دو سالہ معہ اوسکے ایک چالیسوین حصہ اور اگر ۲ زیادہ ہون یعنے (۴۲) ہون تو ایک بچھیڑا دو سالہ معہ چالیسوین حصہ کی یعنی ایک بیسوان حصہ اسی طرح (۶۰) تک ایک دو سالہ بچھیڑے کے اوپر اوسکی اتنی ہی چالیسوین حصے زیادہ کیجاوین جتنے گائین چالیس سے زائد ہون

۳ جنس بکری کے

زکوٰۃ	نصاب		شمار
	کہانتک	کہا سے	
۱ بکری۔	۱۱۹	۴۰	۱
۲ بکری۔	۲۰۰	۱۲۰	۲
۳ بکری	۲۹۹	۲۰۱	۳
۴ بکری	۵۰۰	۴۰۰	۴
۵ بکری	۶۰۰	۵۰۱	۵

مسئلہ بعد (۴۰۰) بکری کے ہر سیکڑے مین ایک بکری زیادہ کیجاوے

مسئلہ بکری اور بھیڑ کی نصاب اور زکوٰۃ میں نر اور مادہ برابر ہین

مسئلہ بکری کی زکوٰۃ مین ثنی یعنے یکسالہ بچا دینا درست ہی اس سے کم عمر کا یعنی چھہ مہینے سے زیادہ ایک سال تک درست نہین ہی۔

مسئلہ اگر بعد سال کے کچھہ مال ضائع ہوجائے کچھہ باقی رہے تو باقی مین حساب زکوٰۃ کا اسطرح کیا جائیگا کہ ضائع شدہ پہلے عفو مین لگا دیا جائیگا پہر عفو کے پاس والے نصاب مین پہر اوس نصاب کی پاس والی نصاب مین یہانتک کہ منہائی ختم ہوجائے۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس (۴۹۹) بکریان ہون اور (۲۰۰) اوسمین سے ضایع ہوجاوین تو اسطرح اوسکے زکوٰۃ اور منہائے کا حساب ہوگا کہ پہلے (۹۹) بکریان جو پہلے (۴۰۰) والے نصاب سے زائد اور عفو ہین ضایع سمجھے جاوین پہر (۱۰۱) بکریان (۴۰۰) والی پچھلے نصاب سے ضایع ہوئین یعنے (۴۰۰) سے منہا ہوین۔ (۲۹۹) رہین پہر اوسمین سے (۲۰۱) نصاب ہی جسکی زکوٰۃ (۳) بکریان ہین (۹۸) عفو ہے۔

مسئلہ وہ سال جسکے گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے قمری ہوگا یعنے چاند چاند حساب کرنے سے جب سال ۱۲ چاند یعنے ۳۵۴ روز کا پورا ہوجائیگا زکوٰۃ واجب ہوگی۔

نصاب و زکوٰۃ اموال

مسئلہ چاندیکی نصاب (۲۰۰) درم ہین جسکے ۵۲ تولہ ۶ ماشہ ہوئے اور روپیونکی تول سے ۵۲ بہر لبریا اور نصاب سونے کے (۲۰) مثقال ہی جسکے ۷ تولہ ۶ ماشہ ہوتے ہین۔

مسئلہ زکوۃ سونے چاندیکے وزن کے حساب سی واجب ہوتی ہے قیمت کے حساب سی نہین۔

تمثیل

اگر زید کے پاس ۲۰۰ درم یعنی ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی کا ایک جوڑی کڑا ہو اور اوسکی قیمت کاریگری کی عمدگی کے سبب سے اگرچہ (۴۰۰) درم ہو لیکن زکوۃ اوسکی صرف (۵) درم واجب ہوگی (۲۰۰) درم کے وزن سے یعنی یکروپیہ ۵ آنہ ۶ پائی تقریبا نہ کہ دس (۱۰) درم (۴۰۰) درم قیمت کے حساب سے یعنی دو روپیہ گیارہ آنہ۔

مسئلہ چاندی اور سونا بقدر نصاب مین زکوۃ چالیسوان حصہ ہے چاہے سکہ ہو جیسے درم اور دینار روپیہ اشرفی چاہے بے سکہ بنا ہو جیسے برتن اور زیور وغیرہ چاہی چاندی اور سونے کے ڈلی ہون چاہی زیور جائز یا ناجائز چاہی بغرض آرائش ہو یا خرچ کیواسطے ہو چاہی تجارت کی نیت ہو یا نہو۔

مسئلہ مال تجارت کی قیمت مین جو نصاب کو پہونچے چالیسوان حصہ زکوۃ ہے۔

مسئلہ تجارتی مالکی قیمت چاندی یا سونے سے جسکا چلن ہو لگائی جائیگی یا دونوین جنس سی چاہے قیمت لگا دے اگر دونون کا چلن ہو۔

مسئلہ مال اگر چاندی سے قیمت لگانے مین نصاب کو پہونچے اور سونے سے اسکا نہین پہونچتا یا چاندی سے لگانے مین نصاب کو پہونچے اور سونے سے لگانے مین نہین تو اوس چیز سے دام لگایا جاوے جس سے نصاب کو پہونچے۔

مسئلہ مال اگر سونے سے دام لگانے مین نصاب ہو جائے اور چاندی سے دام لگانے مین ایک نصاب اور اوسکا پانچوان حصہ زائد ہو یا چاندی سے دام لگانے مین پورا نصاب اور سونے سے دام لگانے سے ایک نصاب اور اوسکا پانچوان حصہ زائد ہو تو اوس چیز سے دام لگاوینگے جس سے مستحق کا زیادہ فائدہ ہو۔

مسئلہ بعد نصاب کے جسقدر مال زیادہ ہو اگر چاندی ۲۰۰ درم سے زیادہ ہو یا سونا ۲۰ مثقال سے زیادہ ہو تو ہر نصاب کے اول پانچوین حصہ زیادہ مین زکوٰۃ اول کا پانچوان حصہ زکوٰۃ زیادہ ہوگا۔

تمثیل

اگر سونا ۲۰ مثقال یعنے ایک نصاب اور ۴ مثقال اوسکا پانچوان حصہ زاید یعنی جملہ ۲۴ مثقال ہو تو یہ دوسرے نصاب سونیکے ہوگے اوسکی زکوٰۃ آدہا مثقال اور دسوان حصہ مثقال ہوگے یعنے ½ و ⅒ مثقال = ۶/۱۰ مثقال کے = ۳/۵ مثقال یعنے تین پانچوین حصے مثقال کے اور اگر چاندی ۲۰۰ درم ایک نصاب ہے اور اوسکا پانچوان حصہ یعنی چالیس درم اور زیادہ جملہ ۲۴۰ درم بہر ہو تو یہ دوسرے نصاب چاندیکی ہوگے

اوسکی زکوٰۃ ۵ درم اور ایک درم چلہ ۶ درم ہوگئے پس زکوٰۃ چاندی کے ۲۰۰ سے اگر زائد ہو تو ہر ۴۰ درم میں ایک درم زیادہ ہوتا جائیگا۔

۱۰ باب کون کون مستحق زکوٰۃ ہے کون کون نہیں

زکوٰۃ ۷ طرح کے لوگوں کو دیجا سکتی ہے۔

۱۔ فقیر۔

۲۔ مسکین۔

۳۔ عامل اگرچہ غنی ہو الا عامل کو اوسی قدر زکوٰۃ سے زیادہ نہ دیا جاوے جو اوسکو اور اوسکے عملوں کو کافی ہو۔

۴۔ مکاتب اگرچہ غنی کا مکاتب ہو۔

۵۔ قرضدار جسکے پاس نصاب کیقدر مال نہو اور اگر ہو تو دین سے فاضل نہو۔

۶۔ خدا کی راہ میں یعنی جو شخص خدا کی راہ میں ہو یعنی منقطع الغزاہ یعنے جس غازی کے پاس کہانے پینے کو نہو یا زاد راہ یا سواری نہو کہ اس سبب سے لشکر اسلام تک پہونچ نہ سکتا ہو یا منقطع الحاج یعنے جو حاجی قافلے سے چہوٹ گیا ہو اور بسبب محتاجی کے قافلہ تک نہ پہونچ سکتا ہو یہ قول امام محمد صاحب کا ہی یا طالبعلم جو محتاجی کے سبب سے تحصیل علم سے مجبور ہو جیسا فتاوے ظہیریہ میں ہے۔

خصوصاً اسوقت میں کہ نتو طالبعلم کو کوئی پوچہتا ہے اور نہ وہ بسبب پریشانی اور محتاجی کے تحصیل علم میں مصروف ہو سکتے ہیں اور اگر تحصیل علم میں مصروف ہوں تو کوئی ذریعہ قوت لاموت کا نہیں کوئی کسب نہیں کر سکتے

اسواسطے کہ یہ شغل اونکو اتنی فرصت نہین دیتا ہے بہیک نہین مانگ سکتے
اسواسطے کہ عدم الفرصتی کے علاوہ حدیث شریف السئول ذل
مانع ہی یا وہ شخص جو کسی کار خیر مین کوشش کر رہا ہو وہ بہی خدا کی راہ مین
ہی بشرطیکہ محتاج ہو جیسا فتاوے بدائع سے درمختار و شامی مین
تصریح ہی۔
واضح ہو کہ فی سبیل اللہ کے معنی مین یہ اختلاف علما کا محض لفظی ہے اسواسطے کہ
شرط احتیاج کے یہ سب چار و شخص مستحق لینے زکوٰۃ کے ہین بالاتفاق ہان
اوس صورتمین البتہ مشکل پڑیگی کہ اگر کوئی شخص وصیت یا وقف یا نذر
کرے کہ فی سبیل اللہ کے واسطے تو اوسوقت یہ سمجہنا اور پوری تعمیل وقف
یا وصیت وایفائے نذر کیواسطے تفریق کرنا اور ان اشخاص مین سے اوسکو
ترجیح دینا جسپر کہ سبیل اللہ کا لفظ زیادہ تر اطلاق کیا ہو ضرور ہوگا اور
جہانتک اس ہیچمیرز کے عقل کام کرتے ہے مین ان چار و اشخاص کو جو لفظ
فی سبیل اللہ کے تفسیر مین مذکور ہوئی داخل سمجہتا ہون واللہ اعلم۔
ے۔ ابن السبیل یعنی مسافر یا وہ شخص جسکا روپیہ کسی کے پاس ہو یا
کسی کے ذمہ بطور قرضہ کے ہو لیکن مل نہ سکتا ہو۔
مسئلہ مزکی کو اختیار ہی کہ سب اقسام کے سب لوگونکو دے اگر ممکن ہو
یا بعض لوگون کو یا بعض اقسام کے سب یا بعض لوگون کو اگرچہ
ایک ہو۔
مسئلہ زکوٰۃ دینا مسجد کی تعمیر کو یا مردہ کی تجہیز و تکفین کو یا مردہ کے قرض
ادا کرنیکو جائز نہین زندہ قرضدار کے قرض ادا کرنیکو باجازت اوسکے
جائز ہی۔

مسئلہ اگر کوئی قرضدار مرنے کو اپنے قرضہ کے ادا کرنیکی مال زکواۃ سے اجازت دیکر مرجاوے تو بھی اوسکی وفات کے بعد اوسکا قرضہ زکواۃ سے ادا کرنا جائز نہین ہی۔

مسئلہ مال زکواۃ کا غلام کی آزادی مین خرچ کرنا یعنے مال زکوۃ سے غلام خرید کرکے آزاد کرنا یا ایسا غلام خرید کرنا جو خرید کرتے ہی بلا اختیار خریدار آزاد ہو جائے مثلاً کوئی شخص اپنے قرابتمند کو خرید کرے جائز نہین ہے۔

حیلہ

اگر ایسی ضرورت ہو تو حیلہ یہ ہے کہ مال زکوۃ ایکسی فقیر کو دیکر اوس سے یہ استدعا کرے کہ اوس غلام کو اوس روپیہ سے اپنی طرف سے خرید کرکے آزاد کردے۔

الا اوس فقیر کو اختیار ہے کہ مستدعی کی استدعا قبول کرے یا نہین یعنے غلام خرید کرکے آزاد کرے یا نہین۔

مسئلہ زکوۃ کا مال اپنے اصول و فروع کو دینا جائز نہین ہے۔

مسئلہ ازاربندی رشتہ والون کو زکواۃ دینا عدتین درست نہین یہ رشتہ حلال سے ہو یا حرام سے یعنی جورو شوہر کو نہ دے اور شوہر جورو کو نہ دے اگرچہ طلاق کے عدتین ہو۔

مسئلہ اپنے اوس غلام کو بھی زکوۃ دینا درست نہین ہے جسمین سے صرف ایک حصہ مزکی نے آزاد کیا ہو جیا ہو سارا غلام مزکی کا ہو جیا ہے اوسکے

اور اوسکے پسر کی شرکتمین ہو اور اگر مزکی اور غیر کی شرکت مین ہو اور صرف ایک ہی شریک نے اپنا حصہ آزاد کیا ہو اور دوسرے شریک نے غلام کو یہ حکم دیا ہو کہ میرے حصہ کا دام اگر کما کر بھر دے تو تو آزاد ہے اس صورتمین شریک آزاد کرنے والا اوسکو زکوٰۃ دلیسکتا ہے کیونکہ بوقت دینے زکوٰۃ کے مزکی کا غلام نہین ہی مگر شریک جسنے آزاد نہین کیا ہے اور جو غلام سے کمائی کرا کر اپنے حصہ کا دام لیا چاہے وہ غلام کو اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیسکتا ہی وہ غلام اوسکا مکاتب ہے اور اگر شریک آزاد کنندہ مالک نصاب ہو اور شریک ساکت یعنی غیر معتق نے شریک معتق سے شریک آزاد شدہ کا تاوان لینا اختیار کیا ہو تو اس صورتمین شریک ساکت ہی اوس غلام کو زکوٰۃ دے سکتا ہے کیونکہ وہ غلام اوسکا نہین ہے بلکہ اجنبی ہے مگر اس صورتمین معتق اوسکو زکوٰۃ نہین دے سکتا ہے اگر چاہے تو اوسکا تاوان دیا ہوا اوس سے کما کر بھر دیوے۔

مسئلہ زکوٰۃ دینا اوس مالک نصاب کو درست نہین جسکے نصاب حاجت اصلی سے زائد ہو یعنی وہ غنی ہو۔

مسئلہ نصاب تین قسم مین۔

۱۔ نصاب نامی حاجت اصلی سے فارغ دیون سے زائد ایسے نصاب کے مالک پر سب مطالبہ جات شرعی واجب ہوتے ہین زکوٰۃ اور کفارات اور صدقہ فطر و قربانی اضحی اور اوسکو سوال کرنا اور زکوٰۃ کو لینا حرام ہے۔

۲۔ نصاب غیر نامی دیون سے زائد و حاجت اصلی سے فارغ اوسکے مالک کو صدقہ فطر و قربانی و محتاج قرابتمند ونکا نفقہ واجب ہوتا ہے

اورا وسکو سوال کرنا حرام ہوتا ہی۔
۳ - وہ نصاب جسکی مالک کو سوال کرنا حرام ہے مگر کوئی مطالبہ شرعی اوسکے ذمہ عائد نہین ہوتا ہی وہ نصاب غذا ایک روز کی ہی اور یہ نصاب درحقیقت نصاب نہین ہی اوسپر نصاب کا لفظ شرع مین مجازا بولا جاتا ہے۔

مسئلہ فتاویٰ تاتارخانیہ مین ہے کہ اگر کسی کے پاس رہنے کا گھر حاجت اصلی سی زائد ہو یعنی سارا مکان اوسکے رہنے کے کام مین نہین آتا ہے صرف چند قطعات اوسکے رہنے سے زائد ہین اور خالی پڑے ہین تو اوسکو صدقہ اور زکوٰۃ لینا جائز ہے صحیح روایت مین اور اوسی فتاوے مین ہی کہ امام محمدؒ صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس کہیتی کی زمین یا کرایہ کی دوکان یا مکان ہی جسکی آمدنی اوسکے اور اوسکے اہل وعیال کے نفقہ کو سال بہر کے لیئے کافی نہین ہی تو اوسکو زکوٰۃ لینا حلال ہی اور اسی پر فتویٰ ہی مگر شیخین کے خلاف ہی۔

مسئلہ غنی کے غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہین ہے اگرچہ مدبر یا اوسکے ام ولد ہو یا اگرچہ وہ آپاہج ہو تا اپنی مالک کے پاس نہ رہتا ہو یا اوسکا مولی موجود نہو لیکن اگر وہ غلام اوسکا مکاتب یا ماذون ہو تو جائز ہی۔

مسئلہ غنی کے نابالغ لڑکے کو زکوٰۃ دینا جائز نہین لیکن اگر وہ بالغ اور مفلس ہو تو جائز ہی بشرطیکہ اوسکے واسطے کچھہ مقرر نہو اور اگر ہو تو ناجائز ہی مگر امام محمدؒ صاحب کے نزدیک اوسوقت بہی جائز ہے اور یہی حال ہے مالدار کے دیگر قرابتمند ومثل مالدار کے دختر خاوند والی مین علما کا اختلاف ہی مگر صحیح یہ ہی کہ اگر وہ محتاج ہو اور اوسکے واسطے مالدار باپ کیطرف سی کچھہ مقرر نہو تو اوسکو بہی زکوٰۃ لینا جائز ہی۔

مسئلہ اگر عالم کے پاس کتابین ہون خصوصاً علم دین کے اگرچہ کتنی ہی مالیت کے ہون اور کتنی ہی نصاب کو پہونچین اوسپر زکوٰۃ دینا واجب نہین ہے لیکن زکوٰۃ لینا اوسکو جائز ہے اون کتابون سے وہ عالم صاحب نصاب غنی اور مالدار سمجہا نہین جائیگا۔

مسئلہ اگر جاہل کے پاس کتابین ہون جنکے مالیت نصاب سے زائد ہو اگرچہ علم دین کے کتابین ہون وہ صاحب نصاب و غنی سمجہا جائیگا اوسکو زکوٰۃ لینا درست نہین ہی وعلےٰ ہذا القیاس اگر عالم کے پاس کتابین علاوہ علوم دین کی ہو جنکی مالیت نصاب کے برابر یا زائد ہون یا اگر عالم کے پاس علوم دینی کے کتابین دو دو نسخے یا زائد ہون توبہی اوسکو زکوٰۃ لینا درست نہین ہی۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ قبل از وقت یعنے قبل گذرنے سال کے فقیر کو دیا دے اور وہ فقیر وقت گذرنے سال کے جو وقت معینہ زکوٰۃ ادا کرنے کے واجب ہونے کا ہو غنی ہوجاوے تو مضایقہ نہین وقت ادا کرنے زکوٰۃ کے زکوٰۃ لینے والیکو مستحق ہونا چاہیے نہ وقت واجب ہونے زکوٰۃ کے اور نہ قبل اوسکے اور نہ بعد اوسکے۔

مسئلہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا درست نہین ہے مگر جسکی قرابتمندی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً انکار فرمایا ہو جیسے ابولہب اپنے چچا کے باب مین آپ نے فرمایا کہ وہ میرا قرابتمند نہین ہے اوسکی اولاد کو جو مسلمان ہو گئی ہی زکوٰۃ دینا درست ہی۔

مسئلہ ذمی کو زکوٰۃ یا دیگر صدقات دینا درست ہے سیوا اسکے عشر اور خراج کے۔

مسئلہ کافر حربی کو صدقہ دینا جائز نہین ہو مگر فتاوے ریلیعی مین جواز کا
فتوے لکھا ہی۔

مسئلہ محیط کی کتاب الکسب مین ہی کہ سیر کبیر مین امام محمد صاحب سے
منقول ہی کہ مضایقہ نہین اگر مسلمان کافر ذمی یا حربی کو کچھہ دے یا اوسکا
ہدیہ قبول کرے بدلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایام قحط مین ۵۰۰ دینار صفوان ابن حرب اور ابوسفیان کو بہیجے کہ
فقراے عرب کو تقسیم کر دیوین۔

مسئلہ مزکی نے کسی کو مستحق سمجہکر زکوٰۃ دے پہر ظاہر ہوا کہ وہ مزکی کا
غلام یا مکاتب تہا حربی ہے اگرچہ مستامن ہو وہ زکوٰۃ دینا کافی نہوگا دوبارہ
زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر بعد اداے زکوٰۃ کے یہ ظاہر ہوا کہ جسکو زکوٰۃ
دیگئی غنی تہا یا ذمی تہا یا مزکی کا باپ یا بیٹا یا جورو تہا یا ہاشمی تو دوبارہ
دینا ضرور نہین ہی بشرطیکہ مزکی نے زکوٰۃ دینے کے پہلے اوسکو مستحق سمجہہ
لیا ہو اور اگر بغیر سمجہی بوجہے اور بغیر اٹکل کیئے ہوئے دیدیا ہو تو اس صورتمین
بہی پہر سے دینا پڑیگا۔

مسئلہ اگر مالک نصاب کسی کو زکوٰۃ دینے کے واسطے اپنا وکیل کرے
اور اوس وکیل کے جورو اور لڑکے محتاج ہون اور وہ زکوٰۃ لیوین
تو درست ہی لیکن اگر وکیل خود محتاج ہو اور وہ اوس زکوٰۃ کو خود لیوے
تو درست نہین الا اگر اوسکے موکل نے اوسکو ایسا اختیار دیا ہو۔

مسئلہ فقیر کو زکوٰۃ مین سے بقدر نصاب یا اوس سے زائد دینا
مکروہ ہے مگر جب اسقدر کثیر العیال ہو کہ اگر زکوٰۃ دی ہوئی اوسکے
ہر ایک عیال کو تقسیم کیجاوے تو کسی کے حصہ مین بقدر نصاب کے

نہ پہونچی یا وہ اتنا قرضدار ہو کہ اوس دی ہوئی مین سے قرضہ ادا کرنیکی
بعد اوسکے واسطے بقدر نصاب کے نہ بچے۔

خاتمہ بعض مسائل عامہ جو زکواۃ و دیگر صدقات سے متعلق ہین اور بعض مخصوص ہین ساتھہ صدقات عامہ کے اور بعض دیگر فوائد متعلق الخراج و عشر

مسئلہ یہ درست نہین ہی کہ جس شہر مین مال نصاب ہو اوسمین نہین دوسرے شہر کے فقرا کے واسطے زکواۃ بہیجی جاوے الا اگر مزکی کے اقربا سے محتاج دوسرے شہر مین ہون تو البتہ اونکو اس شہر کے فقرا پر ترجیح ہی۔

مسئلہ مال زکواۃ دینا اپنے اقربا کے لڑکون کو عید کے تقریب مین یا خوشخبری سنانے والے کو جو نیا پہل لاوے جائز ہے الا اگر تصریح کیجاوے کہ عوض اوسکے نیا پہل لانے کے دیا جاتا ہے تو یہ دینا ادائے زکواۃ کے واسطے کافی نہین ہے زکواۃ پہر سے دینا پڑیگی۔

مسئلہ معلم اپنے اسیسے خلیفہ کو زکواۃ دے کہ اگر زکوۃ اوسکو نہ ملتی تب بہی وہ خلیفہ معلم کا کام کرتا تو جائز ہے۔

مسئلہ جسکے قرابتمند محتاج ہون اوسکو چاہیئے کہ صدقہ دینا اپنے

قرابتمندون سے شروع کرے پس صدقہ دینے مین سب سے پہلے مزکی کے
بھائی بہن پہر اونکی اولاد پہر چچا اور پہوپہی پہر ماموں اور خالہ پہر دیگر
ذوی الارحام پہر پروسی پہر اوسکے کوچہ والے پہر اوسکے شہر والے۔
مسئلہ دوسرے شہر مین زکوۃ یا صدقہ یا دیگر واجبات یا نفل اونکو
بہیجا جائے جب وہان بہت محتاج ہو یا زیادہ نیکبخت یا زیادہ پرہیزگار
یا کوئی ایسا ہو جس سے مسلمانون کو زیادہ نفع پہونچتا ہو یا اگر مزکی دار الحرب
مین ہو تو دار الاسلام مین بہیجے یا طالب العلم جہان بکثرت ہون وہان
دوسرے شہر مین زکوۃ یا صدقہ بہیجنا بہتر ہے۔
مسئلہ فتاوے ومعراج الدرایہ مین ہے کہ عالم فقیر کو صدقہ دینا افضل
ہی جاہل زاہد سے اور زاہدونکو دوسرے شہر مین بہیجنا مکروہ نہین ہے اور
قبل تمامی سال بہی زکوۃ دینا بہی مکروہ نہین ہی۔
مسئلہ متبدعین اور مشہین او بہیلانون کے اوس فرقہ کو جو
مرتکب بدعات ہون زکوۃ یا صدقہ دینا درست نہین ہے۔
مسئلہ مزکی کو جائز نہین ہے کہ اپنے اوس لپسر کو زکوۃ دے
جو زنا سے پیدا ہوا ہو یا اوس پسر کو جسکے نفی کی ہو یعنے جسکی نسبت یہ کہا ہو
کہ میرے نطفہ سے نہین ہی الا اوس صورت مین کہ اوسکا باپ مشہور رہے
تو مزکی کے نفی بیان واقعی ہو کے نہ اتہام۔
مسئلہ جسکے پاس ایک روز کا خرچہ ہو یا وہ صحیح اور تندرست ہو
کہ ہاتہ پانون ہلاکر حصول خرچہ کے سعی کر سکتا ہو اوسکو سوال
کرنا درست نہین اور اوسکو یہ جانکر جو کوئی دیگا گناہگار ہوگا لیکن اگر
ایسا شخص کپڑے کے واسطے سوال کرے یا اسوجہ سے سوال کرے کہ

طالب علم یا جہاد مین مشغول ہونے کے سبب سے اوسکو کمانے کی قدرت نہین ہے تو سوال مباح ہے۔

مسئلہ محتاجکو اسقدر صدقہ دینا مستحب ہے کہ اوس روز اوسکو سوال کرنا نہ پڑے مگر صدقہ دینے کے وقت یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے کہ جسکو صدقہ دیا جاوے قرضدار یا کثیر العیال ہے یا کس قدر اوسکو ضروریات ہین۔

مسئلہ اگر مزکی زکوٰۃ ہاتھہ پر رکھکر دینے کھڑا ہو اور فقرا اوسے لوٹ لین تو وہ ادا ہو جائز ہوگا اگر مال زکوٰۃ مزکی کے ہاتھہ سے گرجاوے اور کوئی فقیر اوٹھا لیوے اور مزکی اوسکے اوٹھا لینے پر راضی ہو تو وہ بھی ادا ہے جائز ہے بشرطیکہ مزکی اوسکو پہچانتا ہو اور مزکی کے راضی ہونے کے وقت مال اوسکے پاس موجود ہو خرچ یا ضائع نہ ہوا ہو۔

مسئلہ اس قدر کثرت سے صدقہ دینا درست نہین ہے کہ اہل حقوق کو اونکے حقوق پہونچانے مین کوتاہی ہو۔

مسئلہ جو شخص تنگی پر صبر نہ کر سکے اوسکو اسقدر صدقہ دینا مکروہ ہے کہ اوسکا نفقہ پورے کفایت سے کم ہو جاوے۔

مسئلہ جو شخص صدقہ نفل دیوے اوسکو مستحب ہے کہ اوسکے ثواب مین تمام مومنین اور مومنات کے نیت کر لے اسواسطے کہ اون سب کو جنکی نسبت نیت ہو کے ثواب پہونچے گا اور اسکے ثواب مین کمی نہوگی۔

بعض فوائد متعلق عشر و خراج

زمین عشری وہ زمین ہے جو جوتنے بونے کو دیجاوے اوسمین جو پیدا
ہو اوسکا دسوان حصہ اللہ کا حق مقرر ہے وہ امام کو دیا جاتا ہے
جیسے ہندوستان مین بٹائی کا کھیت ہوتا ہی جسکی پیدوار کا آدہا
اسامی زمیندار کو دیتا ہے اور وہ آدہا حصہ زمیندار اسامی سے
بطور کرایہ زمین کے اسامی سے لیتا ہی۔
زمین خراجی وہ زمین ہے جسپر کچھہ زرنقد سالانہ اللہ کا حق مقرر ہے
چاہی قابض اوسکا اوسکو جوت بو کر اوسمین کچھہ پیدا کرے چاہے
بے جوتے بوئے اسی طرح پڑی رہنے دے اور چاہے جوتنے بونیسے
کچھہ پیدا ہو یا نہو قابض اوس زمین کا امام کو وہ نقد مقررہ سالانہ
پہونچایا کرے۔
عشر اوس مین عشری کے پیداوار کے دسوین حصہ کو کہتے ہین جو اللہ کا
حق ہو اور امام کو دیا جاتا ہے خراج وہی زرنقد سالانہ ہے جو زمین
خراجی پر اللہ کا حق مقرر ہے اور امام کو دیا جاتا ہے جیسے ہندوستانمین
زمین لگانی کا زرلگان اسامی سے زمیندار سال بسال لیتا ہی
چونکہ وہ زمین عشری یا خراجی اور وہ حقوق اللہ کے یعنے عشر اور خراج
ہندوستان مین نہین ہی لہذا مسائل متعلق اوس زمین عشری
یا خراجی کے یا مسائل متعلق عشر اور خراج کے اس مختصر مین بیان
نہین کئے گئے اگرچہ بعض احکام عشر اور خراج کے احکام زکواہ کے
مثل ہین فقط اب مین اس رسالہ کو اللہ کے نام اور درود و سلام پر
ختم کرتا ہون اور جمہور مسلمین علے الخصوص اہل ہند سے جو اس سے
مستفید ہون مستدعی دعا کا ہون۔

الحمد للہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علیٰ
خیر الانام محمد وآلہ واصحابہ الکرام ❖

غلطنامہ تقریظات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	✗	وسیع کے
؍؍	۵	اُمتنانہٖ	اُمتنانُہٗ
؍؍	۶	اِحسانہٖ	اِحسانُہٗ
۲	۱۱	سُبُل	سبیل
؍؍	۱۵	لعُمری	لعَمری
؍؍	۱۸	بیان کہ	بیان کیا کہ
۳	۲	البلسلہ	البسلہ
؍؍	؍؍	یحتو	لحتو
۴	۱	ومتعوس	دیجیا مستحق
؍؍	۸	طریقہ	طریقت کا
؍؍	؍؍	العُلویۃ	العَلوِیّۃِ
؍؍	۱۴	مشکوۃ	مُشکٰوۃُ
؍؍	۱۶	مطلع	مَطلع
؍؍	۱۸	مجمع	مَجمع
؍؍	؍؍	الصاحب	الصاحبُ
؍؍	؍؍	المکرم	المکرّمُ
۵	۱	نقاد	نُقّادُ
۶	۱۶	زائر	زائرُ
۶	۴	کو	ہو
؍؍	۶	کمال	کمال کے
۶	۹	رُشدُہٗ	رُشدُہٗ کا
۷	۵	وجودات	وجود موجودات
؍؍	۱۱	تیراہ	تیرہ
۸	۱۳	کارنانہ	کارنامہ
۹	۳	وہ حسن	وہ کہ حسن
۱۰	۱	جس	حبس
؍؍	۱۲	لعبدالحق	لعبدالحق
؍؍	۱۳	رنگپوری	رنگپورسے

غلطنامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	معروف	معروف بہ
۳	۲	سے موعود	سے بشیر موعود
؍؍	۷	خارج	حارج
؍؍	۱۱	شاتی	شامی
۶	۷	دیوانہ	دیوانہ ہو
۷	۱۳	مطالبہ	مطالبہ
؍؍	۱۱ و ۱۲	ضامب کفالت	ضمانت کفالت
؍؍	۱۸	مہر	مہر معجل
۷	۱۹	مہر معجل	مہر موجل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۲	چورکو	عورتوکو
۱۲	۶ و ۷	ہر تغلب / تغلبی	بنی تغلب / تغلبی
۱۴	۱۳	جوابنے	جو عورت اپنی
۱۸	۱۰	انرا	انراد
۲۳	۸	گناگنا	لیا گیا
۲۴	۱۵	ہیو	ہون
"	۱۷	اورسے	اوراسے
۲۵	۱۲	اوس مالک اں	اوس مال
۲۶	۱۳	حرای حرای	چرای چرای
۲۸	۰	بڑبہی	برےبہی
۰	۱۱	حسیا	جتنا
۲۹	۱	زۃ	زکوۃ
۳۰	۸	مکروہ ناشستہ	مکروہ وناپسند
۳۳	۱۶	بنشیت	بنسبت
۳۶	۱	چاندہی	چاندی
۴۱	۹	ہو	نہو
۴۴	۱۲	لوہا	بویا
۴۷	۱۶	کرسکے	کرسلے
"	"	عمر	زیدسے
"	۱۹	زکوہ کے	زکوۃ پوری کی
۴۸	۷ و ۸	نانتی قیمتی	یافتنی
"	۸	یاقیمتی	یافتنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۸	دلیل	وکیل
۵۱	۱	سوالم	سوائم
۵۳	۱۵	یکسالہ	ودسالہ
۵۴	۱۰	اونٹون	اونٹون کے
۵۶	۴	تر	نر
۵۸	۷	واسفے	والی
"	"	"	"
۵۹	۱۳	رن	کچہہ
۶۱	۷	نہ دیا جائے	دیا جاسے
"	۱۰	بیس	بس
۶۲	۷	شرط	بشرط
"	۱۱	کا ہو	کیا گیا ہو
"	۱۲	سحر	[illegible]
۶۵	۱۱	لینے	[illegible]
"	۱۴	تا	یا
"	۲۰	صیحر	صحیح
۶۶	۸	ہو	ہون
"	"	ہون	ہو
۶۷	۴	امام	ایام
"	۹	تا	یا
۶۸	۵	انجبرج	بخراج
۶۹	۵	زیادہ ہو ترسرکار	زیادہ تر سرکار
"	۹	ومعراج الدرایہ	معراج الدرایہ
۷۱	۱۴	ہو	ہین۔